WED.13.Dec.2023
VOLUME:18 NO:319
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

Established: May 1994 قائم شدہ:مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر:محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروزبدھ 13/ڈسمبر 2023
جلد:18 شمارہ 319
28/جمادی الاولیٰ 1445ھ
قیمت00=3 روپے
صفحات:4

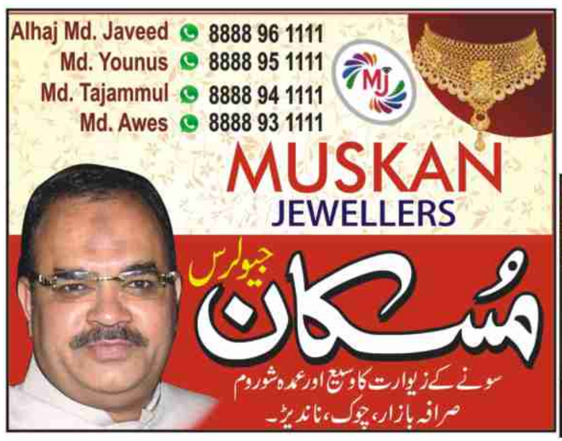

بھجن لال شرما راجستھان کے نئے وزیر اعلیٰ، پارٹی کے اجلاس میں فیصلے کو منظوری

جے پور:12/ڈسمبر(ایجنسیز) کئی دنوں کی کشمکش کے بعد آخر کار بی جے پی ہائی کمان نے راجستھان کے وزیر اعلیٰ پر فیصلہ کر دیا ہے۔ بھجن لال شرما ریاست کے نئے سی ایم ہوں گے۔ قانون ساز پارٹی کے اجلاس کے دوران اس فیصلے کو منظوری دی گئی۔ بھرت پور کے رہنے والے بھجن لال شرما کافی عرصے سے تنظیم میں کام کر رہے ہیں۔ بی جے پی نے انہیں جے پور کے سنگانیر سیٹ سے الیکشن لڑوایا اور وہ پہلی بار میں ہی وزیر اعلیٰ کی کرسی تک جا پہنچے۔ موجودہ ایم ایل اے اشوک لاہوتی کا ٹکٹ کاٹ کر بھجن لال شرما کو امیدوار بنایا گیا تھا۔ بھجن لال شرما پہلی بار ایم ایل اے بنے ہیں، تاہم وہ 4 مرتبہ ریاستی جنرل سکریٹری رہ چکے ہیں اور آر ایس ایس اور اے بی وی پی سے وابستہ رہے ہیں۔ بی جے پی ہائی کمان نے مرکزی وزراء راجناتھ سنگھ، ونود تاوڑے اور سروج پانڈے کو راجستھان کا مبصر بنایا تھا۔ آج دوپہر تینوں لیڈر جے پور پہنچے اور ایم ایل اے کے ساتھ میٹنگ کی۔ وہیں، مرکزی وزیر راج ناتھ سنگھ نے وسندھرا راجے سے ون ٹو ون ملاقات کی۔ دوسری طرف بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا نے بھی راج ناتھ سنگھ سے فون پر بات کی۔ خیال رہے کہ راجستھان اسمبلی انتخابات جیتنے کے بعد بی جے پی کے سامنے سب سے بڑا چیلنج یہ تھا کہ کسے وزیر اعلیٰ منتخب کیا جائے۔ اس دوڑ میں کئی نام شامل تھے اور سب سے پہلا نام وسندھرا راجے کا تھا۔ وہ پہلے بھی راجستھان کی کمان سنبھال چکی ہیں۔ اس کے علاوہ راجستھان میں ہندوتوا کے پوسٹر بوائے بابا بالک ناتھ کا نام بھی زیر بحث آیا۔ اس کے علاوہ اس دوڑ میں گجیندر شیکھاوت، سی پی جوشی، دیا کماری اور راجیہ وردھن راٹھور جیسے نام بھی شامل تھے۔ قابل ذکر ہے کہ جس طرح سے بی جے پی ہائی کمان نے ایم پی اور چھتیس گڑھ میں فیصلہ لے کر سب کو حیران کر دیا تھا، اسے دیکھ کر راجستھان میں بی جے پی کے تمام 115 ایم ایل اے کو یہ امید تھی کہ ان کے نام بھی سیل بند لفافے میں شامل ہو سکتا ہے اور ہوا بھی کچھ ایسا ہی۔ چھتیس گڑھ اور ایم پی کی طرح بی جے پی نے راجستھان میں بھی سی ایم چہرے کے بغیر الیکشن لڑا تھا اور جیت حاصل کی۔ بی جے پی والے اسے وزیر اعظم مودی کی جیت قرار دے رہے ہیں۔ راجستھان میں 200 میں سے 199 سیٹوں پر ووٹنگ میں بی جے پی نے شاندار جیت حاصل کی ہے۔ پارٹی نے 115 سیٹیں جیتی ہیں، جبکہ کانگریس نے 69 سیٹیں جیتیں۔

گورنر کلراج مشرا نے بھجن لال کو حکومت سازی کے لیے کیا مدعو

جئے پور:12/ڈسمبر(ایجنسیز) راجستھان کے گورنر کلراج مشرا نے نامزد وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما کو حکومت سازی کے لیے مدعو کر لیا ہے۔ آج ہی بی جے پی قانون ساز پارٹی کی میٹنگ میں بھجن لال شرما کو قانون ساز پارٹی کا لیڈر منتخب کیا گیا ہے۔ راجستھان کی سابق وزیر اعلیٰ وسندھرا راجے نے بھجن لال کے نام کی تجویز رکھی تھی جسے قانون ساز پارٹی نے منظوری دے دی۔ بعد ازاں بھجن لال شرما نے 115 اراکین اسمبلی کی فہرست گورنر کے حوالے کر دی۔ بھجن لال نے جب گورنر سے ملاقات کی تو ان کے ساتھ پارٹی کے مرکزی مبصر راجناتھ سنگھ، پارٹی کے الیکشن انچارج پرہلاد جوشی اور سابق وزیر اعلیٰ وسندھرا راجے بھی موجود تھیں۔ قابل ذکر ہے کہ راجستھان میں جہاں بھجن لال شرما کو نامزد وزیر اعلیٰ منتخب کیا گیا ہے، وہیں دو نائب وزرائے اعلیٰ کے نام کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ یہ دو نام ہیں دیا کماری اور پریم چند بیروا۔ قابل ذکر ہے کہ یہ دونوں وزیر اعلیٰ بننے کی دوڑ میں بھی شامل تھے، لیکن بی جے پی نے چھتیس گڑھ اور مدھیہ پردیش کی طرح راجستھان میں بھی سبھی کو حیران کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ کے طور پر ایک ایسے نام کی نامزدگی پر مہر لگائی جس کے بارے میں کوئی تذکرہ نہیں ہو رہا تھا۔

آر بی آئی کا انتباہ! ریاستیں پرانی پنشن اسکیم کے وعدے نہ کریں، خرچہ نا قابل برداشت ہو جائے گا

نئی دہلی: ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے ریاستوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ پرانی پنشن اسکیم کو بحال کرنے کے بارے میں نہ سوچیں، اس کی وجہ سے ان کے اخراجات کئی گنا بڑھ جائیں گے اور نا قابل برداشت ہو جائیں گے۔ آر بی آئی نے اپنی رپورٹ میں نئی پنشن اسکیم کے بجائے پرانی پنشن اسکیم کے وعدوں پر تشویش ظاہر کی ہے۔ انہوں نے ریاستی حکومتوں کو مشورہ دیا کہ عوام کو راغب کرنے کے وعدوں کی وجہ سے ان کی مالی صحت بری طرح متاثر ہو سکتی ہے۔ او پی ایس سرکاری خزانے کے لیے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوگا۔ حال ہی میں کچھ ریاستوں نے پرانی پنشن اسکیم کو بحال کیا ہے۔ ان میں راجستھان، چھتیس گڑھ اور پنجاب شامل ہیں۔ اس کے علاوہ کرناٹک میں بھی او پی ایس لانے کی بات چل رہی ہے۔ آر بی آئی نے ریاستوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ نئی پنشن اسکیم (این پی ایس) کو جاری رکھیں۔ اپنی رپورٹ 'اسٹیٹ فنانسز: اے اسٹڈی آف بجٹ 2023-24' جاری کرتے ہوئے آر بی آئی نے خبردار کیا کہ اگر تمام ریاستیں او پی ایس کو واپس لاتی ہیں، تو ان کا خرچہ تقریباً 5.4 گنا تک بڑھ جائے گا۔ او پی ایس کا جی ڈی پی پر منفی اثر پڑے گا۔

کرناٹک بی جے پی میں اندرونی اختلافات

یدی یورپا پر ہائی کمان کو بلیک میل کرنے کا الزام

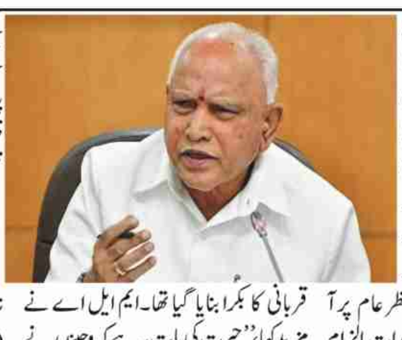

بنگلورو: کرناٹک میں بی جے پی کے سینئر ایم ایل اے باسنا گوڑا پاٹل یتنال کے سابق وزیر اعلیٰ بی ایس یدی یورپا پر الزام عائد کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے بی وائی وجیندر کو صدارتی عہدے پر فائز کرنے کے لیے ہائی کمان کو بلیک میل کیا ہے، جس کے بعد پارٹی میں اندرونی اختلافات منظر عام پر آ گئے۔ ایم ایل اے نے پیر کی رات الزام لگانے کے بعد کہا، "پتہ نہیں ہائی کمان کیوں ڈر گئے؟ وہ نظم وضبط کی بات کرتے ہیں، کیا ہم غلام ہیں؟ کیا ہمارے پاس طاقت نہیں ہے؟ ہمیں عوام کی حمایت بھی حاصل ہے۔" انہوں نے کہا کہ یدی یورپا نے مرکزی قائدین کو یہ کہہ کر بلیک میل کیا تھا کہ وہ 2025 کے لوک سبھا انتخابات کی مہم نہیں چلائیں گے۔ انہوں نے ہائی کمان سے کہا کہ وہ ریاست بھر میں نہیں گھومیں گے اور خود کو شیوموگا ضلع تک محدود رکھیں گے۔ ایم ایل اے نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ سابق وزیر وی سومنا کو اس سال کے اسمبلی انتخابات میں قربانی کا بکرا بنایا گیا تھا۔ ایم ایل اے نے مزید کہا، "حیرت کی بات یہ ہے کہ وجیندر نے سابق وزیر اعلیٰ بسوا راج بومائی کو ہرانے کے لیے رقم بھیجی تھی۔ اب وجیندر کو بی جے پی کا ریاستی صدر بنا دیا گیا ہے۔ بومئی نے خود وجیندر کی طرف سے ان کی شکست کے لیے فنڈنگ کے بارے میں شیئر کیا تھا۔ سچ سامنے آنا چاہیے کہ باپ بیٹے نے کیا سازش کی تھی۔" یتنال نے یہاں تک کہا کہ کانگریس نے شکاری پورہ میں وجیندر کے خلاف ایک کمزور امیدوار کھڑا کیا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے (یدی یورپا اور وجیندر) نے پارٹی لیڈر سومنا کے خلاف وزیر اعلیٰ سدارامیا کی حمایت کی۔ انہوں نے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے سے ملاقات کی۔ شیوکمار اور یدی یورپا کے درمیان خفیہ معاہدے کا بھی الزام ہے۔ پارٹی ہائی کمان نے ان الزامات پر کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا ہے، جبکہ وجیندر نے کہا کہ وہ کوئی تبصرہ نہیں کریں گے۔

اسرو کا 2040 تک پہلے ہندوستانی خلابازوں کو چاند پر بھیجنے کا منصوبہ

تروانت پورم: ہندوستانی خلائی تحقیق تنظیم (اسرو) کے چیئرمین ایس سومناتھ نے کہا ہے کہ چندریان-3 قمری مشن کی شاندار کامیابی کے بعد، اسرو 2040 تک پہلی مرتبہ ہندوستانی خلابازوں کو چاند پر بھیجنے کے اپنے منصوبے پر زور شور سے کام کر رہا ہے۔ سومناتھ نے کہا کہ اسرو کا مقصد 'گگنیان' پروگرام کے ساتھ خلائی تحقیق میں اگلا قدم اٹھانا ہے، جس میں دو سے تین ہندوستانی خلابازوں کے عملے کو تین دنوں تک زمین کے مدار (ایل ای او) میں بھیجنے کا منصوبہ ہے، جس کے بعد انہیں پہلے سے طے شدہ مقام پر ہندوستانی پانیوں تک بحفاظت واپس بھیجا جائے گا۔ انہوں نے یہ بات منورما ایئر بک 2024 کے لیے ایک خصوصی مضمون میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی فضائیہ کے چار ٹیسٹ پائلٹس کو مشن کے لیے نامزد خلابازوں کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ فی الحال، یہ لوگ بنگلورو میں خلائی مسافر تربیتی سہولت (اے ٹی ایف) میں مشن کے لیے مخصوص تربیت سے گزر رہے ہیں۔ پہلے انسان بردار خلائی مشن گگنیان میں کلیدی ٹیکنالوجیز کی ترقی شامل ہے، جس میں انسانی ایٹڈ (انسانوں کو محفوظ طریقے سے لے جانے کے قابل) لانچ وہیکل (ایچ ایک وی ایم 3)، ایک کریو ماڈیول (سی ایم) اور سروس ماڈیول (ایس ایم) اور لائف سپورٹ سسٹم کے ساتھ ایک آربٹل ماڈیول شامل ہے۔

وہ مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے

پنڈت نہرو پر بات کرتے ہیں: راہل گاندھی

نئی دہلی: 12/ڈسمبر(ایجنسیز) کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے منگل کے روز بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وہ ملک کے اصل مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے بارے میں بات کرتے رہتے ہیں۔ راہل گاندھی نے ذات پر مبنی مردم شماری کے مطالبہ کو ایک بار پھر دہرایا اور حکومت پر اس پر بحث نہ کرنے کا الزام لگایا۔ پارلیمنٹ کے باہر میڈیا سے بات کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا، "یہ سب توجہ ہٹانے کی حکمت عملی ہے۔ اصل مسئلہ ذات پر مبنی مردم شماری ہے اور یہ ہے کہ لوگوں کو کتنا پیسہ مل رہا ہے؟ وہ اس معاملے پر بات نہیں کرنا چاہتے، وہ اس سے دور بھاگنا چاہتے ہیں۔ کیرالہ کے وائناڈ سے لوک سبھا کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے کہا "ہم اس مسئلے کو آگے بڑھائیں گے اور اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ غریبوں کو ان کا حق ملے۔" جب انہیں بتایا گیا کہ بی جے پی نے چھتیس گڑھ کے وزیر اعلیٰ کے طور پر ایک او بی سی لیڈر کا اعلان کیا ہے، تو انہوں نے کہا، "چھتیس گڑھ میں ہمارے وزیر اعلیٰ بھی او بی سی سے تھے، اب انہوں نے بھی ایک او بی سی وزیر اعلیٰ کا اعلان کر دیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ سرکاری نظام میں کتنے او بی سی ہیں؟ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی بھی او بی سی زمرہ سے ہیں، لیکن مرکزی حکومت 90 لوگ چلا رہے ہیں اور ان میں سے صرف تین او بی سی زمرے سے ہیں۔ راہل گاندھی نے کہا، "میرا سوال ادارہ جاتی نظام میں او بی سی، دلتوں اور قبائلیوں کی شمولیت کے بارے میں ہے۔ وہ جواہر لال نہرو اور دیگر کے بارے میں بات کرتے ہیں تاکہ ہماری توجہ اس معاملے سے ہٹائی جا سکے۔"

'غیر قانونی طریقے سے مقیم مہاجرین کی تعداد پتہ لگانا ناممکن'

مرکز کا سپریم کورٹ میں حلف نامہ

نئی دہلی:12/ڈسمبر(ایجنسیز) مرکزی حکومت نے سپریم کورٹ کو مطلع کیا ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں غیر قانونی طریقے سے مقیم مہاجرین کی تعداد کا پتہ لگانا ممکن نہیں ہے۔ ایسا اس لیے کیونکہ غیر قانونی مہاجرین خفیہ طریقے سے ملک میں داخل ہوتے ہیں۔ دراصل سپریم کورٹ شہریت قانون کی دفعہ 6اے کے آئینی جواز معاملے پر سماعت کر رہا ہے۔ یہ معاملہ آسام میں غیر قانونی طور پر رہنے والے مہاجرین سے متعلق ہے۔ اس معاملے میں ہو رہی سماعت کے دوران مرکزی حکومت نے حلف نامہ داخل کر بتایا ہے کہ ملک میں رہنے والے غیر قانونی مہاجرین کی اصل تعداد کے بارے میں پتہ لگانا ناممکن ہے۔ مرکزی حکومت نے عدالت عظمیٰ کو بتایا کہ غیر ملکی ٹریبونل کے احکامات کے تحت 1966 سے 1971 کے درمیان 32381 لوگوں کی بطور بیرون ملکی شہری شناخت کی گئی ہے۔ ساتھ ہی یہ جانکاری بھی دی گئی کہ 17861 لوگوں کو اس سہولت کے تحت شہریت دی گئی ہے۔ عدالت نے سوال کیا کہ ہندوستان میں تقریباً کتنے غیر قانونی مہاجرین آ رہے ہیں، اس پر مرکزی حکومت نے کہا کہ غیر قانونی مہاجرین بغیر کسی جائز دستاویز کے خفیہ طریقے سے ملک میں داخل ہوتے ہیں۔ ایسے میں ان کے بارے میں پتہ لگانا، انھیں حراست میں لینا اور انھیں ان کے وطن واپس بھیجنا ایک پیچیدہ عمل ہے۔ مرکزی حکومت کا یہ بھی کہنا ہے کہ 2017 سے 2022 کے درمیان 14346 غیر ملکیوں کو ان کے ملک واپس بھیجا گیا ہے۔ فی الحال آسام میں 100 غیر ملکی ٹریبونل کام کر رہے ہیں اور 31 اکتوبر 2023 تک 3.34 لاکھ معاملے حل کیے گئے ہیں، لیکن اب بھی 97714 معاملے زیر التوا ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ غیر ملکی ٹریبونل کے حکم سے متعلق 8461 معاملے گواہاٹی ہائی کورٹ میں زیر التوا ہیں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ آسام پولیس کے ذریعہ سرحد پر پیٹرولنگ اور دیگر طریقوں سے دراندازی کو روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ساتھ ہی سرحد پر فنسنگ بھی کی جا رہی ہے۔

لوک سبھا رکنیت کے بعد اب مہوا موئترا کا گھر چھیننے کی تیاری!

ٹی ایم سی لیڈر مہوا موئترا سے لوک سبھا کی رکنیت ختم کی جا چکی ہے، اور اب وہ سرکاری رہائش سے بھی محروم ہونے والی ہیں۔ دراصل لوک سبھا ہاؤسنگ کمیٹی نے مہوا موئترا کو سرکاری رہائش خالی کرنے کا راستہ ہموار کر دیا ہے۔ اس کے لیے لوک سبھا ہاؤسنگ کمیٹی نے وزارت برائے شہری ترقی کو خط لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ مہوا کو الاٹ کیا گیا گھر خالی کرائیں۔ دراصل مہوا موئترا کو اسپیشل کوٹہ سے وزارت برائے شہری ترقی نے رہائش الاٹ کیا تھا۔ اس لیے لوک سبھا ہاؤسنگ کمیٹی نے اس وزارت کو ختم لکھا ہے۔ حالانکہ مہوا موئترا لوک سبھا رکنیت ختم کیے جانے کے خلاف جنگ لڑنے کو تیار نظر آ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ پارلیمانی رکنیت منسوخ ہونے سے وہ ڈرنے والی نہیں ہیں۔ لوک سبھا کی جس اخلاقیات کمیٹی کی رپورٹ کو بنیاد بنا کر مہوا کی رکنیت چھینی گئی، اسے ٹی ایم سی لیڈر نے سپریم کورٹ میں چیلنج پیش کر دیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مہوا کی عرضی پر بہت جلد عدالت عظمیٰ میں سماعت ہو سکتی ہے۔ اپنی عرضی میں مہوا نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کی طرف سے ان کی برطرفی سے متعلق لیا گیا فیصلہ غیر قانونی ہے۔ واضح رہے کہ مہوا موئترا پر الزام ہے کہ انہوں نے پیسے اور تحائف کے عوض میں اڈانی گروپ سے متعلق سوال لوک سبھا میں پوچھے۔ اخلاقیات کمیٹی نے ان الزامات کی جانچ کی۔ کمیٹی نے مہوا کی لوک سبھا رکنیت منسوخ کرنے کے لیے ہیرانندانی کے ان بیانات کو بنیاد بنایا جس میں ہیرانندانی نے کہا تھا کہ مہوا نے رشوت لی تھی۔ پینل کی رپورٹ 8 دسمبر کو لوک سبھا میں پیش کی گئی تھی اور اسی دن پارلیمنٹ میں اس پر ووٹنگ ہوئی۔ ووٹنگ کے بعد مہوا موئترا کی رکنیت منسوخ کر دی گئی۔ اپنے خلاف ہوئی اس کارروائی کو مہوا نے غیر جمہوری قرار دیا اور اس کے خلاف جنگ چھیڑنے کا اعلان بھی اسی دن کر دیا تھا۔

خالصتان نوازوں کے خلاف پارلیمنٹ سے سخت پیام جائے: پرینکا چترویدی

نئی دہلی: شیوسینا (یو بی ٹی) کی ایک رکن نے منگل کے دن بیرونی ممالک میں خالصتان نواز عناصر کی بڑھتی سرگرمیوں پر تشویش ظاہر کی اور ان کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ وقفہ صفر میں مسئلہ اٹھاتے ہوئے پرینکا چترویدی نے کہا کہ خالصتانی دہشت گرد بیرونی سرزمین پر زور پکڑتے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ ہمارے ملک کو دھمکا رہے ہیں۔ پارلیمنٹ کے ذریعہ سخت پیام جانا چاہئے کہ ہندوستان ایسی سرگرمیاں برداشت نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایسے عناصر کی دھمکیوں کا نوٹ لینا چاہئے اور موزوں کارروائی کرنی چاہئے۔ ہمیں پارلیمنٹ کے ذریعہ سخت پیام دینا چاہئے کہ ایسی سرگرمیاں ہمارے لئے قابل قبول نہیں۔ پرینکا چترویدی نے کہا کہ ہمیں ایسے دہشت گردوں کو ہندوستان واپس لا کر سخت کارروائی کرنی چاہئے۔

جے این یو کیمپس میں احتجاج پر پابندی، حکم نہ ماننے پر ہزاروں روپے کا جرمانہ

نئی دہلی: دہلی سمیت ملک اور دنیا میں مشہور جواہر لال نہرو یونیورسٹی انتظامیہ نے طلباء کے روزانہ احتجاج کو لے کر بڑا فیصلہ لیا ہے۔ جے این یو انتظامیہ تعلیمی عمارتوں کے 100 میٹر کے اندر احتجاج کرنے اور دیواروں پر پوسٹر لگانے پر 20 ہزار روپے تک کا جرمانہ عائد کر سکتی ہے اور اگر معاملہ سنگین ہے تو اسے یونیورسٹی سے نکالنے تک کی سزا بھی دی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ جے این یو کے نئے حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی ملک مخالف سرگرمیوں کے لیے طلبہ کو 10 ہزار روپے کا جرمانہ ادا کرنا پڑ سکتا ہے۔ جے این یو کا نیا حکم یونیورسٹی کے مختلف اسکولوں کی تعلیمی عمارتوں پر لاگو ہوتا ہے۔ کلاس رومز اور لیبارٹریز کے علاوہ نئے قوانین میں چیئر پرسنز، ڈینز اور دیگر اہم عہدیداروں کے دفاتر بھی شامل ہیں۔ جے این یو انتظامیہ نے یہ فیصلہ تشدد اور جھڑپوں کو روکنے کے لیے لیا ہے۔ پہلے جے این یو کے انتظامی بلاک کے 100 میٹر کے اندر احتجاج ہوا کرتا تھا لیکن دہلی ہائی کورٹ کے حکم کے بعد ان علاقوں میں احتجاج پر پابندی لگا دی گئی۔ نئے قوانین کے مطابق کسی طالب علم پر جسمانی تشدد، کسی دوسرے طالب علم، ملازم یا فیکلٹی ممبر کے ساتھ بدسلوکی یا مار پیٹ کرنے پر 50 ہزار روپے تک جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ چیف پراکٹر آفس کی جانب سے جاری کردہ حکم نامے کے مطابق کسی بھی مذہب، ذات یا برادری یا عدم برداشت یا ملک مخالف سرگرمی پر 10 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ توہین آمیز مذہبی، فرقہ وارانہ، ذات پات یا ملک مخالف تبصروں پر مشتمل پوسٹرز یا پمفلٹ کی پرنٹنگ، اشاعت اور تشہیر یا چسپاں کرنے کے نتیجے میں داخلے پر پابندی ہوگی۔ اگر کوئی طالب علم بھوک ہڑتال، دھرنا اور دیگر سرگرمیوں میں ملوث پایا گیا تو اسے یا تو 20 ہزار روپے جرمانہ یا دو ماہ کے لیے ہاسٹل سے نکال دیا جائے گا۔ زبردستی محاصرہ کرنے، دھرنا دینے یا یونیورسٹی کے کام میں خلل ڈالنے یا تشدد بھڑکانے کے کسی بھی عمل کو بھی سزا دی جائے گی۔ اگر کسی طالب علم کو پانچ یا اس سے زیادہ بار جرمانہ کیا گیا ہے تو اسے اس کی پڑھائی کے دوران جے این یو سے نکال دیا جائے گا۔ مزید برآں، اگر کوئی طالب علم ممنوعہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا قصوروار پایا جاتا ہے، تو اسے اگلے سمسٹر کے لیے رجسٹر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ کسی بھی طالب علم کے خلاف جھوٹا الزام یونیورسٹی سے نکالنے کا باعث بن سکتا ہے۔

قدرتی آفات: مرکز نے گجرات کو 338 کروڑ روپے اور ہماچل کو 633 کروڑ روپے مالی امداد کی دی منظوری

نئی دہلی::12/ڈسمبر(ایجنسیز) قدرتی آفات سے متاثرہ گجرات اور ہماچل پردیش کے لیے مرکزی حکومت نے مالی امداد کی منظوری دے دی ہے۔ مرکزی وزارت داخلہ نے منگل کے روز گجرات حکومت کو 338.24 کروڑ روپے کی مالی مدد دینے کی منظوری دے دی، اور ہماچل پردیش کے لیے بھی 633.73 کروڑ روپے مالی امداد کی منظوری دی گئی ہے۔ وزارت داخلہ نے گجرات کے تعلق سے کہا ہے کہ ریاست گردابی طوفان 'بپر جوئے' سے متاثر تھا۔ 'بپر جوئے' نے 16 جون کو بھاری بارش کے ساتھ گجرات کے ساحل پر دستک دی تھی۔ اس کے بعد کچھ اور سوراشٹر علاقہ کے کچھ حصوں میں 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوا چلی تھی جس سے درخت اور بجلی کے کھمبے اکھڑ گئے تھے۔ قابل ذکر ہے کہ بپر جوئے کے دستک دینے سے پہلے احتیاطاً ریاستی حکومت نے تقریباً ایک لاکھ لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا تھا۔ گردابی طوفان کے سبب ہوئی موسلا دھار بارش کی وجہ سے سمندر کا پانی نشیبی علاقوں میں بسے گاؤں میں گھس گیا تھا۔ جولائی میں ریاستی حکومت نے کچھ اور بناسکانٹھا ضلعوں میں گردابی طوفان سے متاثر کسانوں کے لیے 240 کروڑ روپے کے راحتی پیکیج کا اعلان کیا تھا۔ بعد میں گجرات کے وزیر اعلیٰ بھوپیندر پٹیل نے اسمبلی میں بتایا تھا کہ ریاستی حکومت نے جون میں گردابی طوفان 'بپر جوئے' سے ہوئے نقصان کے لیے مرکز سے 700 کروڑ روپے کے معاوضہ کا مطالبہ کیا تھا، لیکن 31 جولائی تک اسے کوئی مدد نہیں ملی۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ سنبھالنے والے وزیر اعلیٰ نے بتایا تھا کہ ریاستی حکومت نے 18 جون کو مرکزی حکومت کو ایک عرضداشت سونپ کر گردابی طوفان سے ہوئے نقصان کا ازالہ کرنے کے لیے 700.42 کروڑ روپے کا مطالبہ کیا تھا۔ دوسری طرف ہماچل پردیش میں بھی قدرتی آفات کے سبب زبردست تباہی دیکھنے کو ملی تھی۔ ریاست میں اس سال جنوب مغربی مانسون کے دوران سیلاب، بادل پھٹنے اور لینڈ سلائڈنگ کی وجہ سے سنگین حالات پیدا ہو گئے تھے۔ ہماچل پردیش حکومت نے برسات کے دوران 6746.93 کروڑ روپے کا نقصان ہونے کی خبر وزارت داخلہ کو دی تھی اور 10 اگست تک ہوئے نقصان کی بنیاد پر مالی امداد کی گزارش مرکز سے کی گئی تھی۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ سیل نے قومی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی سے آفات کے بعد کی ضروریات کا جائزہ لینے میں ریاست کی مدد کی گزارش بھی کی تھی تاکہ باز آباد کاری اور انفراسٹرکچر کی مرمت کرنے کے لیے مرکز سے امداد کا مطالبہ کیا جا سکے۔

الیکشن کمیشن نے تلنگانہ کے سابق ڈی جی پی کی معطلی منسوخ کر دی

حیدرآباد: الیکشن کمیشن (ای سی آئی) نے تلنگانہ کے سابق ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) انجنی کمار کی معطلی منسوخ کر دی ہے۔ انہیں ووٹوں کی گنتی کے دن موجودہ وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی سے ملاقات کی وجہ سے معطل کیا گیا تھا۔ کمیشن نے انہیں ریونت ریڈی کے مبینہ ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی پر معطل کیا تھا، جو اس وقت تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی (ٹی پی سی سی) کے صدر تھے۔ انجنی کمار کی معطلی کے بعد اینٹی کرپشن بیورو (اے سی بی) کے ڈائریکٹر جنرل روی گپتا کو ڈی جی پی مقرر کیا گیا تھا۔ کمیشن نے انجنی کمار کی جانب سے وضاحت پیش کرنے کے بعد معطلی کو ختم کر دیا، جس میں انہوں نے کہا کہ انہوں نے جان بوجھ کر مثالی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی نہیں کی۔ آئی پی سی افسر نے کمیشن کو بتایا کہ وہ ریونت ریڈی کی درخواست پر ان کے گھر گئے تھے۔ انہوں نے مبینہ طور پر کمیشن کو یقین دلایا کہ مستقبل میں غلطی نہیں دہرائی جائے گی۔ ای سی آئی نے 3 دسمبر کو چیف سکریٹری کو ہدایت دی تھی کہ وہ انجنی کمار کو معطل کر کے ڈی جی پی کا چارج اگلے سینئر ترین اہل افسر کو سونپ دیں۔

جج لویا موت معاملہ کی تحقیقات ایس آئی ٹی سے کرانے کا شیوسینا یو بی ٹی کا مطالبہ

ناگپور: شیوسینا (یو بی ٹی) کے قائد حزب اختلاف (کونسل) امبادا س دانوے نے آنجہانی سی بی آئی جج بی ایچ لویا کی موت کی تحقیقات کے لیے خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) بنانے کا مطالبہ کیا ہے، جس میں وزیر داخلہ امت شاہ کا نام بھی شامل ہے۔ منگل کو یہاں آئے تھے۔ مقننہ کے باہر میڈیا والوں سے بات کرتے ہوئے دانوے نے کہا کہ مشہور منیجر دیشا سالیان کی موت کے معاملے میں ایس آئی ٹی کی مانگ ہے۔ انہوں نے کہا کہ سالیان کیس میں پہلے ہی کئی تحقیقات کی جا چکی ہیں لیکن کچھ نہیں ملا اور یہاں تک کہ ان کے اہل خانہ نے بھی نتائج پر اطمینان کا اظہار نہیں کیا۔ بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے دانوے نے کہا کہ جج لویا کی ناگپور میں پراسرار حالات میں (یکم دسمبر 2014) کو موت ہو گئی تھی۔ ان کی موت کی ایس آئی ٹی جانچ کر کے سچ سامنے آنا چاہیے۔ اس پر شدید رد عمل ظاہر کرتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی کے ایم ایل اے نتیش رانے نے جوابی حملہ کیا اور کہا کہ پچھلی مہا وکاس اگھاڑی (ایم وی اے) حکومت نے ڈھائی سال اقتدار میں رہتے ہوئے اس طرح کی ایس آئی ٹی تحقیقات کیوں نہیں کیں۔ رانے جونیئر نے ممبئی میں سالیان موت کیس (8 جون، 2020) میں ایس آئی ٹی کے اپنے مطالبے کو دہرایا تاکہ کیس کی سچائی سامنے لائی جائے اور اس بات پر زور دیا کہ انہیں خود تحقیقات کے لیے بلایا جائے۔ شیوسینا-بی جے پی-نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (اجیت پی) کی حکمران عظیم اتحاد حکومت نے مبینہ طور پر ممبئی پولیس کو ایک اعلیٰ سطحی ایس آئی ٹی بنانے اور سالیان کیس کی تحقیقات کے لیے ہری جھنڈی دے دی ہے، جس میں آدتیہ ٹھاکرے کا نام سامنے آیا تھا۔ جوابی حملہ کرتے ہوئے، دانوے نے نو سال قبل ناگپور میں جج لویا کی موت کی ایس آئی ٹی جانچ کا مطالبہ کیا ہے، اس معاملہ میں امت شاہ پر انگلی اٹھائی گئی لیکن بعد میں انہیں بے داغ قرار دیا گیا۔ ایم وی اے کے اتحادیوں کانگریس-این سی پی (شرد پی) اور شیوسینا (یو بی ٹی) نے ریاستی حکومت پر 2024 میں ہونے والے شہری، پارلیمنٹ اور اسمبلی انتخابات سے قبل اپوزیشن لیڈروں کو ہراساں کر کے انتقامی کارروائی کا الزام لگایا ہے۔

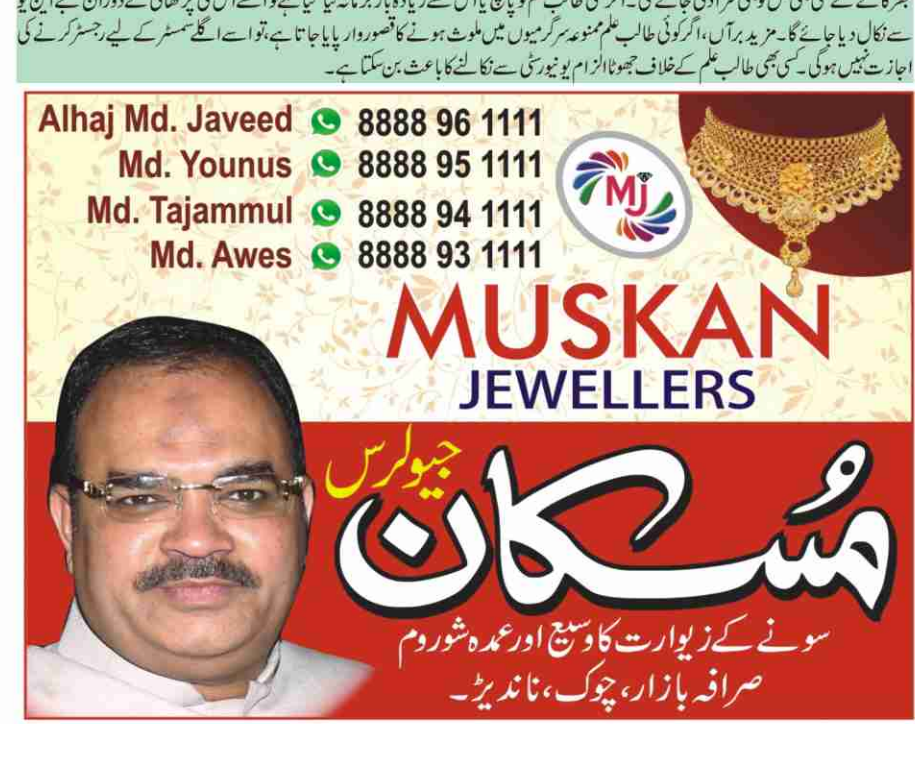

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
13 DEC 2023

حیات حافظ ملت کے چند درخشاں پہلو!!!

ازقلم:-محمد عاشق علی مصباحی
خادم دارالعلوم غریب نواز-ناندیڑ[مہاراشٹر]

ہندوستان وہ مردم خیز روے زمین کا خطہ ہے جس کی کوکھ سے ہمیشہ انقلابی شخصیتیں جنم لیتی رہی ہیں جو اپنی عمدہ قیادت اور آفاقی فکرونظر سے لوگوں کے اذہان وقلوب کو نئی تازگی اور گم شدگان راہ خدا کو صحیح و درست ڈگر کا پتہ دیتی رہی ہیں انہیں عظیم شخصیتوں میں جلالت العلم ابوالفیض علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی کا نام جلی حرفوں میں آتا ہے....راقم الحروف اسی انقلابی آفریں شخصیت کا ذکر خیر کرنے جا رہا ہے..

ولادت:- آپ کی ولادت سنہ ۱۳۱۴ ہجری ضلع مرادآباد کے ایک قصبہ بھوج پور میں بروز دوشنبہ صبح صادق کے وقت ایک دیندار گھرانے میں ہوئی...والد ماجد کا اسم گرامی حافظ غلام نور ابن ملا عبدالرحیم ہے جو نہایت ہی دیندار متبع سنت اور صوم وصلوۃ کے خوب پابند تھے....

تعلیم وتربیت:-ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد اور وطن عزیز بھوج پور کے ایک اسکول میں حاصل کی اور حفظ قران کریم اپنے والد ماجد ہی کے زیر نگرانی میں مکمل کیا فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم جناب مولوی عبدالمجید صاحب بھوجپوری سے حاصل کرنے کے بعد جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں آپ نے اپنا داخلہ لیا اور وہاں اپ نے تین سال تک قیام کیا...ان تین سال کے عرصے میں شرح جامع اور قطبی میر قطبی تک کی تعلیم حاصل کی... جب علم کی تشنگی میں مزید شدت پیدا ہوئی اور یہاں چشمہ علم سے اطمینان بخش سیرابی نہیں ہو پا رہی تھی اور علم و دانش کی متلاشی نگاہ کسی اور ماہر مشفق استاد کی تلاش میں سرگرداں تھی، حسن اتفاق آپ کی نگاہ انتخاب صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی (مصنف بہار شریعت) علیہ الرحمہ پر جا کر ٹک گئی۔

اور آپ نے چند رفقائے درس کے ساتھ شوال 1342 ہجری مدرسہ معینیہ اجمیر معلی پہنچ گئے آپ وہاں نہایت ہی دل جمعی اور محنت ولگن کے ساتھ حصول علم میں منہمک ہو گئے اور درس نظامیہ کے جملہ فنون کو آپ نے مکمل طور پر پڑھا---- امور عامہ کے محشی مولانا فضل حق رامپوری نے امتحان لیا اور خارج از امتحان بھی سوالات کیے حضرت حافظ ملت نے تمام سوالوں کا تشفی بخش جواب دیا تو ممتحن نے کتاب بند کر کے فرمایا کہ اب ہم ان کی کسی کتاب کا امتحان نہیں لیں گے ان کی قابلیت درجہ کمال کو پہنچی ہوئی ہے.....(ماہنامہ اشرفیہ جولائی 1976 عیسوی فیضان حافظ ملت) حدیث شریف کی تکمیل اجمیر شریف صدر الشریعہ کی بارگاہ ہی میں کی-لیکن اختلاف کی وجہ سے رسم دستار ادا نہ ہو سکی (ماہ نامہ اشرفیہ 1976 عیسوی صفحہ 7)

شعبان 1352 ہجری میں حضرت صدر شریعہ نے آپ کو بریلی شریف طلب فرمایا، اور ارشاد فرمایا میں ہمیشہ باہر رہا ہوں اس کی وجہ سے میرا ضلع اعظم گڑھ خراب ہو گیا ہے اس لیے خدمت دین کے لیے میں آپ کو مبارک پور مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم میں درس وتدریس کے سلسلے میں بھیجنا چاہتا ہوں! جائیے اور کام کیجئے! حافظ ملت علیہ الرحمہ نے عرض کیا کہ حضرت میں ملازمت نہیں کروں گا اس پر صدر الشریعہ نے فرمایا میں نے ملازمت کے لیے کب کہا ہے آپ سے؟ میں تو آپ کو خدمت دین کے لیے بھیج رہا ہوں یہ مت دیکھیے گا کہ کیا مل رہا ہے! شفیق استاذ کے اشارے پر اطاعت شعار شاگرد نے سر تسلیم خم کر دیا تاریخ گواہ ہے کہ آپ مبارک پور 35 روپے مشاہرے پر تشریف لے گئے جب کہ آگرہ سے 100 روپے اور کلکتہ سے 500 روپے کی پیشکش تھی......
(فیضان حافظ ملت، ص،۲۰)

29 شوال 1353 ہجری مطابق 14 جنوری 1934 عیسوی کو آپ رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت صدر مدرس مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم میں تشریف لائے 11 ماہ کے بعد شوال 1353 ہجری میں حافظ ملت کی تحریک پر دارالعلوم اشرفیہ کی سنگ بنیاد عمل میں آئی...سنگ بنیاد سید اعلی حضرت اشرفی میاں اور صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہما الرحمن کے ہاتھوں رکھی گئی.........
اور جب اس دارالعلوم کی عمارت اپنی تنگ دامانی کا شکوہ کرنے لگی تو مبارک پر سے باہر ایک وسیع وعریض خطہ زمین اس دانشگاہ علم وفن کے لیے حاصل کی گئی اور مائی 1972 عیسوی میں الجامعۃ الاشرفیہ کا یوم تاسیس عمل میں آیا اور نہایت ہی تیزی کے ساتھ کام کی رفتار بڑھنے لگی ابھی سال ہی بھر کا وقفہ گزرا تھا کہ باضابطہ اس میں تعلیم شروع ہو گئی ہے----حضرات حافظ ملت کی روح جامعہ اشرفیہ کے لیے ہمیشہ بے قرار رہتی تھی کہ یہاں سے تبلیغ اور اشاعت دین کا کام ملک گیر ہی نہیں بلکہ عالمگیر پیمانے پر ہو اور ہر سو عالم میں پھیلی گمراہی بد دینی بے حیائی اور باطل خیالات ونظریات کا سد باب ہو سکے.....

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ میری تمنا اور خواہش یہ ہے کہ یہاں علوم اسلامیہ اور فنون متداولہ کی تعلیم تو ہو گی ہی لیکن یہاں کے فارغ التحصیل علما وفضلا عربی زبان و ادب، نیز انگریزی زبان و ادب میں اتنے اونچے مقام پر فائز ہو جائیں، یا اتنی اعلیٰ صلاحیت کے مالک ہو جائیں کہ دنیا کے کونے کونے میں دعوت وتبلیغ کا کام سر انجام دیں!!

حضور حافظ ملت نے جہاں تعمیری کام میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا وہیں تحریری خدمات بھی آپ کے پیش نظر تھیں! بارہا فرمایا کرتے تھے کہ میرا قلم شروع میں بہت برق رفتار تھا لیکن تدریسی مصروفیات کے پیش نظر تحریری کام کرنے کے لیے مجھے فرصت نہیں ملی! ان مصروفیات کے باوجود بھی آپ نے کافی کچھ تحریری خدمات انجام دی تھیں وہ درج ذیل ہیں.... 1.معارف حدیث 2.ارشاد القرآن ،3.الارشاد، 4.انباء الغیب... 5.المصباح الجدید.. 6.فرقہ ناجیہ.....اس کے علاوہ آپ کے نوک قلم سے صادر ہونے والے فتاوے، حاشیہ شرح مرقاۃ ماہنامہ اشرفیہ کا اجرا اور دارالاشاعت کا قیام آپ کی اشاعتی خدمات کی روشن دلیل اور بین ثبوت ہیں!

وصال:- یکم جماعت جمادی الاخرہ مطابق 31 مئی 1396 ہجری 1976 عیسوی بروز دوشنبہ چار (4) بجے شام تک بخاری شریف ※ کتاب الجنائز کا درس دیا موت سے متعلق اسرار ورموز بیان فرمائے اثناء درس فرمایا آج دوشنبہ کا دن ہے آج ہی کے دن رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے اور دوشنبہ ہی کو دنیا سے تشریف لے گئے (ماہنامہ اشرفیہ جولائی 1976 عیسوی)

مئی کا مہینہ جوں ہی گزرا اور جون شروع ہی ہونے والا تھا 31 مئی 1976 اس بی رات میں 11 بج کر 50 منٹ پر یہ آسمان علم وفن کا میر تاباں ہم سے رخصت ہو گیا...کیا خبر تھی موت کا یہ حادثہ ہو جائے گا۔اس زمیں کی پستیوں میں اسماں سو جائے گا!

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ الجامعۃ الاشرفیہ کی وسیع وعریض میدان میں ادا کی گئی آپ کی نماز جنازہ آپ کے لخت جگر، نور نظر، جامعہ اشرفیہ کو اوج سریا پر پہنچانے والے آپ کے صاحبزادے حضرت علامہ عبدالحفیظ عزیزی سربراہ اعلی جامعہ اشرفیہ نے پڑھائی....
اخبار کی خبروں کے مطابق جنازے میں دو لاکھ سے زائد آپ کے چاہنے والوں نے آپ کے جنازے میں شرکت کی...آپ کی آخری آرام گاہ جامعہ اشرفیہ کے صحن عزیز المساجد کے اتر جانب اور عزیزی ہاسٹل کے مغرب سمت میں واقع ہے.....ابر رحمت تیری مرقد پر گہر باری کرے....حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے.... ....

قسم ہے زمانے کی،"بے شک انسان خسارے میں ہے

قیصر محمود عراقی

دنیا کا ہر انسان ترقی اور کامیابی کا خواہش مند ہے، ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ وہ کامیاب انسان بن جائے اور کامیابی وکامرانی اس کے قدم چومے۔مگر کامیابی کا معیار کیا ہے؟ اس کے متعلق لوگوں میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے، چنانچہ بعض لوگ کامیابی کا معیار مال و دولت کو سمجھے اور مالدار وسرمایہ دار شخص کو کامیاب انسان سمجھا، بعض نے زمین و جائیداد کو کامیابی کا معیار ٹھہرایا اور جاگیر دار کو کامیاب انسان گردانا، بعض نے عہدے واقتدار کو کامیابی کا معیار سمجھا اور عہدے دار وصاحب اقتدار کو کامیاب ترین انسان جانا، لیکن کامیابی کے یہ سب معیارات و تصورات ناقص ونامکمل ہیں، کیونکہ یہ معیارات انسان کے صرف مادی پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے قائم کئے گئے ہیں، جو انسان کی صرف مادی ضروریات، حاجات کو پورا کرتے ہیں۔حالانکہ انسان محض جسم کا نام نہیں بلکہ انسان جسم وروح دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔لہٰذا کامیابی کا معیار وتصور بھی وہی درست اور کامل ہوگا جس میں انسان کے مادی اور روحانی دونوں پہلوؤں سے متعلق جملہ ضروریات و حاجات کو مد نظر رکھا گیا ہو اور جو انسان کے جسمانی وروحانی تقاضوں کو بحسن وخوبی پورا کرتے ہوں۔اگر تاریخ عالم کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات ضرور سامنے آجائے گی کہ اگر مال و دولت کامیابی کا معیار ہوتا تو "قارون" جو اپنے وقت کا سب سے بڑا مالدار و سرمایہ دار شخص تھا اور جس کے خزانوں کی چابیاں اونٹوں پر لادی جاتی تھیں، وہ کامیاب انسان کہلاتا۔اگر حکومت کامیابی کا معیار ہوتی تو "فرعون" جس نے اپنی سلطنت کی عظمت و وسعت کے بل بوتے پر خدائی کا دعویٰ کیا تھا وہ کامیاب انسان ٹھہرتا۔سکندر اعظم اور چنگیز کامیاب انسان ٹھہرتے اور اگر عہدے کامیابی کے معیار ہوتے تو "ہامان" کامیاب انسان ہوتا لیکن یہ سب لوگ مال و دولت، جاہ ومنصب، عزت وشہرت کے باوجود ناکام ونامراد ٹھہرے معلوم ہوا کہ کامیابی کا صحیح اور کامل معیار اور کامیابی کی شرائط وہ نہیں جو انسانوں نے اپنے تئیں متعین کی ہیں بلکہ کامیابی کا کامل واکمل معیار اور شرائط وہ ہیں جسے خالق کون ومکان نے قرآن مجید وفرقان حمید میں بیان فرمایا ہے۔جو انسانوں کی مصالح کو انسانوں سے زیادہ جانتا ہے۔ارشاد ربانی ہے: قسم ہے زمانے کی، بے شک تمام انسان خسارے میں ہیں، مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اور حق کی تلقین کرتے رہے اور صبر کا درس دیتے رہے

(القرآن) اس سورہ مبارکہ میں اللہ رب العزت نے زمانے کی قسم کھا کر اس بات کو اور تاکید کر کے فرمایا کہ خبردار تمام انسان خسارے میں ہیں۔اہل علم جانتے ہیں کہ امیر ہو یا غریب، صاحب اولاد ہو یا بے اولاد، سفید فام ہو یا سیاہ فام، آقا ہو یا غلام محلات میں رہنے والا ہو یا جھونپڑی میں شب و روز گزارنے والا، اعلیٰ عہدے دار ہو یا معمولی کلرک اور چپراسی، ہر ایک انسان خسارے اور نقصان میں ہے۔قارئین محترم! اللہ تعالیٰ نے خسران ونقصان کے لق ودق صحرا سے نکلنے اور کامیابی کی سبز شاداب وادی میں قدم رکھنے اور دنیوی واخروی طور پر کامیاب ترین انسان بننے کے لئے چار شرائط ذکر فرمائے۔ایمان، اعمال صالحہ، بالحق اور بالصبر۔"ایمان" ایمان کامیابی کا پہلا زینہ ہے اور بنیادی شرط ہے اس کے بغیر کامیابی کا حصول تو درکنار کامیابی کا تصور بھی ناممکن ہے۔لہٰذا جو شخص ایمان لاتا ہے تو گویا وہ اپنے آپ کو اللہ کی ناراض اور دنیوی واخروی عذاب سے محفوظ مامون کر لیتا ہے۔"اعمال صالحہ" کامل اور کامیاب بننے کے لئے دوسری شرط اعمال صالحہ ہے۔اعمال صالحہ سے مراد ہر اچھا اور نیک عمل ہے خواہ وہ حقوق اللہ میں سے ہو جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور قربانی یا حقوق العباد میں سے ہو جیسے صلہ رحمی، اخلاق حسنہ، خدمتِ خلق، مہمان کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، والدین کے حقوس، چھوٹوں اور بڑوں کے حقوق، حیوانوں، درندوں چرند، پرند اور جملہ حشرات الارض کے حقوق کا خیال رکھنا اور ان کی ادائی کا ویسے ہی اہتمام کرنا جیسا کہ اللہ اور رسول ﷺ کا حکم ہے۔"حق کی تلقین" کامیابی وکامرانی کا تیسرا اور ایک اہم شرط ہے یعنی جب انسان نے اللہ کو مانا اور اس کے رسول ﷺ نے جن ہدایات واحکامات کا حکم دیا اسے حق مان کر بجالانا اور جن کاموں سے منع کیا ان سے باز آیا، تو گویا اس نے اپنے نفس کی اصلاح کی مگر محض اپنی انفرادی اصلاح کامیابی کے لئے کافی نہیں، بلکہ اب تیسری شرط یہ ہے کہ دوسروں کو بھی حق کی تلقین کرتا رہے۔یعنی انسان خود بھی اچھا عمل کرے اور دوسروں کو بھی اچھائی کی تلقین کرتا رہے۔خود بھی برائی سے دور رہے اور دوسروں کو بھی برائی سے دور رہنے کا درس دیتا رہے، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ معاشرے میں فساد ختم ہو کر اس کی فصل لہلہانے لگے گی، عصبیت ختم ہو کر اُخوت، بھائی چارے کی فضا قائم ہو جائے گی، باطل مٹ جائے گا اور حق غالب آجائے گا۔صبر کی تلقین، چونکہ تلقین حق کا یہ راستہ بہت ہی تکلیف دہ راستہ ہے، اس میں کانٹے ہی کانٹے، مصائب ہی مصائب، مشکلات ہی مشکلات اور طعن ہی طعن ہے لہٰذا اس راستے پر چلتے ہوئے اور لوگوں کو حق وصداقت کی دعوت دیتے ہوئے مصائب وتکالیف کا سامنا بھی کرنا پڑے گا، لوگوں کی کڑوی کسیلی باتیں بھی سننا پڑینگی مگر ان چیزوں کے باوجود جو حق وصداقت کے راستے پر صبر واستقامت سے جمے رہتا ہوگا یہی وجہ ہے کہ حق کی تلقین کے بعد صبر کی تلقین کو اللہ نے کامیابی کی چوتھی شرط قرار دیا۔تاریخ شاہد ہے کہ تلقین حق کرتے ہوئے انبیاء کرام پر بھی سختیاں آئیں ہیں، لیکن انہوں نے صبر واستقامت کے دامن کو تھامے رکھا اور مصیبتوں کو برداشت کیا یہی حال تمام صحابہ کرامؓ کا بھی تھا، ہر ایک کو کفار کی طرف سے تکلیف پہنچی ہے۔طعنے سننے پڑے ہیں مگر سب نے صبر واستقامت سے کفار کی ایذا رسائیوں کا مقابلہ کیا اور کامیابی کی مذکورہ بالا چاروں شرائط پر پورا اتر کر اللہ کے یہاں کامیاب ترین انسان ٹھہرے، جن کی کامیابی کی گواہی قرآن پاک کی مختلف آیتوں میں دی گئی ہے اور وہ دنیا وآخرت کے کامیاب انسان قرار دیئے گئے ہیں۔آج بھی اگر ہم کامیاب انسان بننا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں، لیکن اس کے لئے ہمیں کامیابی کے متعلق اپنی سوچ، شعور اور معیار کو بدلنا ہوگا اور کامیابی وکامرانی کے قرآنی تصور اور معیار کو اپنانا ہوگا۔اپنی تنگ نظری، انا اور شخصیت پرستی کے خول سے باہر نکلنا ہوگا، صرف اپنی انفرادی اصلاح کی فکر کرنے کے بجائے پورے معاشرے کی اصلاح کی فکر کرنا ہوگا۔تب ہی ہم اللہ کے کامیاب انسان ٹھہرینگے اور معاشرے میں فساد کے بجائے امن وامان، ظلم وناانصافی کے بجائے عدل وانصاف، نفرت وکدورت کے بجائے محبت والفت، دشمنی کے بجائے دوستی عام ہو جائے گی اور یوں یہ مشاعرہ کامیاب انسان مہیا کر سکے گا۔

سیاست اور سماج میں دانشوروں کی اہمیت اور ان کا رول

محمد علم اللہ، نئی دہلی

عام لوگ پریشان ہیں اور معاشرہ روز بروز انسانیت کے ابدی اصولوں سے دست بردار ہوتے ہوئے تاریکی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ملک میں نفرت، تشدد، انتشار، بے اطمینانی اور مطلق العنانیت پھیلانے والی قوتوں کا قبضہ ہے۔ ایسے پرآشوب حالات میں وہ دانش ور یا وہ لوگ جو پڑھے لکھے اور سمجھدار کہلاتے ہیں، کہاں ہیں؟ جن سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ سماجی اور سیاسی بدنظمی سے نبرد آزما ہوں گے اور لوگوں کے ذہنوں میں انقلاب برپا کریں گے۔ حالات کی سنگینی اور کمزور وناتواں افراد کی مسلسل حق تلفی پر سوالات اُٹھ رہے ہیں مگر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے دانش وران سماج سے الگ تھلگ ہو گئے ہیں اور عوام سے ان کا رشتہ ٹوٹ سا گیا ہے، دانش وران اب مفاد عامہ کے خلاف ہیں اور غیر متعلق یا اقتدار پر قابض افراد کے ہاتھوں کٹھ پتلی بن چکے ہیں۔ اب تو ایسا لگتا ہے کہ یہ طبقہ کچھ گروہوں کا فکری اور نظریاتی غلام ہے، جس سے رہائی کی امید نہیں۔ دانش وروں کے ساتھ یہاں پر لفظ 'عوام' کا بالقصد استعمال کیا گیا ہے تاکہ اس اصطلاح کی معنویت کو بخوبی سمجھا جا سکے۔ لفظ 'عوام' جو انسانوں کے گروہوں کے معنی میں تقریباً انیسویں صدی میں شروع ہوا اور آج یہ خاصی اہمیت حاصل کر گیا ہے۔ یہ ایک سے زیادہ معنی میں مستعمل ہے۔ یہ پیچیدہ نظریات، اخلاقیات اور خاص طور پر سیاسی اہمیت سے عبارت ہے۔ موجودہ وقت میں سیاسی بحث ومباحثے کے دائرے میں 'عوام' کا یہ تازہ تصور ریاستی طاقت کے اختیارات کی سب سے قابل احترام اور جائز بنیاد کے طور پر ابھرا ہے۔ اس نے ہمارے معاشرے میں ایک اہم تبدیلی کی نشاندہی کی، جس نے جدید دور کو اس سے پہلے کے دور سے الگ کرتے ہوئے اپنی ایک مخصوص شناخت قائم کی۔ قدیم روایات کے مطابق بادشاہوں کا حکومت کرنے کا حق خدا یا کسی مافوق الفطرت طاقت سے حاصل کیا گیا تھا۔ بنیادی نکتہ یہ ہے کہ قدیم زمانے میں اقتدار کی قانونی حیثیت کا منبع حمایت کی بنیاد پر نہیں تھا۔ بلکہ 'عام آدمی' کو چاہے اسے ایک تجریدی خیال کے طور پر دیکھا جائے یا تجرباتی شخصیت کے طور پر، ریاست کے تناظر میں اس کا کوئی فعال نظریاتی کردار نہیں تھا۔ یہ سچ ہے کہ بادشاہ سے توقع کی جاتی تھی کہ وہ لوگوں کو خوش رکھے گا، اپنے دورِ حکومت میں امن وسکون برقرار رکھے گا لیکن اگر بادشاہ نے ایسا کیا تو یہ اس کی راست بازی اور ہنرمندی اور لوگوں کی خوش قسمتی کی نشانی تھی لیکن یہ عوام کے بنیادی حقوق کی ادائیگی یا مطالبے کی بنیاد پر نہیں تھا۔ یہ عوام جدید شکل اختیار کرنے کے بعد ریاست کے جواز کا سب سے مستند اور ناقابل تسخیر ذریعہ بن جاتے ہیں۔ اس رجحان کے پیچھے مغربی لبرل سیاسی نظریے کے بنیادی دلائل اور لاحقے ہیں۔ ان کے مطابق جدیدیت کا آغاز اس وقت ہوتا ہے جب انسان ملحد بنے بغیر خدا پرستی سے احتراز شروع کر دیتا ہے اور اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ حقیقی حاکمیت کائناتی انسانوں میں ہے نہ کہ کسی مافوق الفطرت قوت میں۔ لیکن اگر یہ حاکمیت ہر شخص کو مساوی طور پر تفویض کر دی جائے تو معاشرے میں عدم استحکام پیدا ہو جائے گا کیونکہ وسائل مثلاً دولت یا طاقت کی عدم مساوات کی وجہ سے کچھ لوگ دوسروں پر ظلم کرنا شروع کر دیں گے۔ لامحدود تنازعات کی ناگزیری سے بچنے کا ایک مستقل طریقہ یہ ہے کہ ہر فرد رضاکارانہ طور پر اپنی فطری خود مختاری کو ایک اجتماعی وجود کے حوالے کرے جو پورے معاشرے کی جمع شدہ خود مختاری کا خیال رکھتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ سرپرست جدید دور کا بادشاہ ہے، جو عوام میں موجود خود مختاری کی اجتماعی علامت ہے۔ یہاں تک کہ اگر جدید بادشاہ اور رانیاں تخت پر بیٹھیں یا پرانے بادشاہوں کی طرح تاج پہنیں تو ان کا تصور بالکل مختلف ہوگا، کیونکہ انھیں خدا نے نہیں بلکہ عوام نے حاکم بنایا ہے۔ عوام کے بارے میں جدید تصور انیسویں صدی کے سوشلسٹ مفکرین نے پرولتاریہ کے طور پر متعارف کرایا اور اس کی اخلاقی طاقت میں ایک خاص جہت کا اضافہ کیا۔ سوشلسٹ نظریے نے عوام کو پرولتاریہ کے طور پر انسانی تاریخ کے عظیم ہیرو کی حیثیت سے پیش کیا۔ اب پرولتاریہ کے مقابلے میں عوام کا حق صرف اخلاقی نظریات پر منحصر نہیں تھا بلکہ سائنسی اور عقلی نظریے کی بنیاد پر بھی تھا۔ پھر بیسویں صدی میں 'جمہوریت' کا طاقتور تصور ایک نظریاتی شخصیت ہونے سے آگے بڑھ کر ایک منظم پائیدار نظام کی طرف جاتا ہے۔ اس نظام میں عوام کو مناسب طریقے سے یکجا کیا گیا اور جس ادارہ جاتی نظام نے ان کی نئی حیثیت کو ظاہر کیا اسے انتخابات کہا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ریاستی اقتدار کے قیام اور 'عوام' کے کردار میں بھی بڑی تبدیلی آئی ہے۔ یہ پوشیدہ اور غیر فعال سے واضح اور فعال کردار کا حامل ہو جاتا ہے۔ اب 'عوام' 'انتخابات' نامی نظم کے ذریعے حکمران کے انتخاب میں براہ راست اور کھل کر حصہ لیتے ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ 'عوام' کا لفظ معاصر اور عام فہم لفظوں میں ایک انتہائی طاقتور خیال کا حامل لفظ ہے۔ لیکن ان کی یہ طاقت تاریخی عمل سے پیدا ہوئی ہے۔ عوام ایک خود ساختہ ابدی تصور نہیں ہے اور نہ ہی اس کے معنی مستقل یا ہمیشہ کے لیے طے شدہ ہیں۔ لیکن عام لوگوں کے فطری معنوں میں، عوام تقریباً ایک فطری چیز لگتی ہے، جس کا مطلب پہلے سے ہی اور ہمیشہ کے لیے طے شدہ ہے۔ اس نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو سیاست کے میدان میں لوگوں کی نظریاتی کشش اتنی زبردست ہے کہ وہ ہر چیز کو اپنی طرف راغب کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بحث کے سوالات میں یہ بدیہی لگتا ہے کہ دانش وروں کو عوامی مفاد کی وکالت کرتے ہوئے عوام کے قریب ہونا چاہیے۔ لیکن دوسرا سوال یہ بتانے سے پہلے کہ کن وجوہ کی بنا پر، یا کس سیاق وسباق میں، یہ فطری توقع بھی غیر معقول ہو سکتی ہے۔ آئیے اس بارے میں بات کرتے ہیں کہ پیشہ ور دانش ور ہونے کا کیا مطلب ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو فکری کام کرتے ہیں جیسے لکھنا، پڑھنا، درس وتدریس یا تحقیق کے ذریعے روزی کمانا وغیرہ اور اگر صحیح معنوں میں دیکھا جائے تو یہ بڑا مشکل کام ہے یعنی دانش ور بننے کا راستہ آسان نہیں ہے۔ اس کے لیے تربیت اور تعلیم کا طویل عرصہ اور تجربہ درکار ہوتا ہے۔ اس قسم کے کام کرنے کے لیے آپ کو نہ صرف مالی استحکام بلکہ سماجی اور ثقافتی وسائل کی بھی ضرورت ہوتی ہے، جو اکثر مراعات یافتہ پس منظر والوں کے لیے دستیاب ہیں۔ ایک طرح سے دانش وروں کی اکثریت کا اپنی پیدائش سے ہی امیر اور تعلیم یافتہ طبقے سے تعلق ہوتا ہے، کم آمدنی والے پس منظر کے کسی فرد کے لیے دانش ور بننا آسان نہیں ہوتا۔ اب، باقاعدہ پروڈکٹس کے برعکس جنہیں آپ ایک مقررہ مارکیٹ میں فروخت کر سکتے ہیں، دانش ورانہ کام کی کوئی ضمانت شدہ مارکیٹ نہیں ہے۔ تمام تر تربیت کے بعد بھی دانش وروں کو ان کی حمایت کے لیے کسی ایسے فرد کی ضرورت ہوتی ہے جو ان کی کفالت کرے، عام طور پر ایک ایسی تنظیم یا ادارہ جہاں وہ کام کر سکیں اور اپنی اور اپنے خاندان کی کفالت کے لیے پیسہ کما سکیں۔ یہ مدد بہت اہم ہے کیونکہ اس کے بغیر ان کی دانش ورانہ مہارتوں کو وہ شناخت اور شہرت نہیں مل سکتی جس کی انہیں ضرورت ہے۔ ماضی میں بادشاہ اور امراء دانش وروں کی حمایت کرتے تھے۔ لیکن آج کل، ریاستی ادارے اکثر فکری کاموں کی نگرانی کرتے ہیں۔ ہمارے پاس جدید دور میں یہ خیال آیا ہے کہ حکومت کو اعلیٰ تعلیم اور علم کی پیداوار میں تعاون کرنا چاہیے۔ یہ حمایت اس توقع کے ساتھ حاصل کی گئی ہے کہ ان اداروں کو مالی مدد ملنے کے باوجود آزادانہ طور پر مختلف نظریات کو تلاش کرنے کی آزادی ہونی چاہیے۔ تاہم، توجہ طلب بات یہ ہے کہ اس آزادی کی دائمی ضمانت نہیں ہوتی۔ حقیقت میں، کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں فکری آزادی کا ہمیشہ مکمل احترام کیا گیا ہو۔ بہت سی جگہوں پر اسے نمایاں طور پر محدود کر دیا گیا ہے یا مکمل طور پر غائب کر دیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آزادی کے نظریات ہونے کے باوجود عملی حقیقت بالکل مختلف ہو سکتی ہے۔ بیسویں صدی میں کچھ دانش وروں نے اپنی فکری تخلیقات، جیسے کتابیں لکھنا یا آرٹ تخلیق کر کے روزی کمانے کا راستہ تلاش کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور قسم کے دانش ور بھی ابھرے جنہوں نے اپنے فکری کام کو دوسرے پیشوں کے ساتھ متوازن کر کے اپنا مقصد پورا کیا۔ لہٰذا، دانش وروں کے لیے خود کو برقرار رکھنے کے مختلف طریقے تھے۔ تاہم، اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ دانش وروں نے اپنی روزی کیسے کمائی، ان کی روزی روٹی اور ان کے علمی حصول کے درمیان ہمیشہ تناؤ رہا۔ ایک طرف، فکری آزادی، خیالات کو دریافت کرنے اور اظہار کرنے کی صلاحیت، ان کے کام کے لیے ضروری ہے۔ لیکن دوسری طرف، وہ اکثر معاشی مجبوریوں میں جکڑے رہتے ہیں۔ انہیں روزی کمانے کی ضرورت ہے، جس کا مطلب ہے کہ انہیں اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ کیا فروخت ہوگا یا کیا مالی طور پر قابل عمل ہوگا۔ فکری آزادی اور معاشی ضرورت کے درمیان یہ توازن پیشہ ور دانش وروں کے لیے ایک مشکل صورتحال پیدا کرتا ہے۔ دانش ور مختلف شکلوں میں مختلف کرداروں اور تشریحات کے ساتھ آتے ہیں۔ وہ سائنسداں، ماہرین معاشرتی علوم، محققین، تکنیکی ماہرین اور بہت کچھ ہو سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ مشہور ادیبوں، نقادوں، فنکاروں، صحافیوں اور میڈیا کی شخصیات کو بھی عوام پر ان کے نمایاں نظریاتی اثر ورسوخ کی وجہ سے دانش ور سمجھا جا سکتا ہے۔ دانش وروں کا زمرہ وسیع اور متنوع ہے، جس میں معاشرے میں پیشوں اور کرداروں کی ایک وسیع حد شامل ہے۔ مختلف قسم کے دانش ور ابھر سکتے ہیں، ہر ایک منفرد انداز میں فکری منظر نامے میں حصہ ڈالتا ہے۔ ایک ممتاز مارکسی مفکر انتونیو گرامسی نے 'نامیاتی دانش وری' کا تصور متعارف کرایا جس نے سیاسی مباحثوں پر نمایاں اثر ڈالا۔ اس نے استدلال کیا کہ ایک نامیاتی دانش ور جو مقامی سیاق وسباق اور کمیونٹی سے گہرا تعلق رکھتا ہے ضروری نہیں کہ اسے رسمی تعلیمی تربیت کی ضرورت ہو، گرامسی کے خیال میں نچلی سطح کے مؤثر دانش ور ایسے لوگ ہو سکتے ہیں جیسے سرکاری اہلکار، اسکول کے اساتذہ، پادری، مذہبی کارکن، مقامی ڈاکٹر، انجینئر، یا دیگر پیشہ ور افراد وغیرہ، یہ افراد رسمی ڈگریوں سے محروم ہونے کے باوجود اپنی کمیونٹی کی ضروریات اور خدشات کی گہری سمجھ رکھتے ہیں، جو انہیں اپنے طور پر طاقتور متاثر کن اور مفکر بناتے ہیں۔ گرامسی کا خیال دانش وروں کی تعریف کو وسیع کرتا ہے، روایتی تعلیمی قابلیت سے ہٹ کر عملی علم اور کمیونٹی کی شمولیت کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ گرامسی کے خیال میں نچلی سطح کے دانش ور عام لوگوں کی روزمرہ کی زندگی سے گہرے طور پر جڑے ہوئے ہوتے ہیں، وہ معاشرے میں معزز عہدوں پر فائز ہوتے ہیں اور انہیں لیڈر کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جو چیز انہیں الگ کرتی ہے وہ عام لوگوں کے ساتھ ان کے قریبی تعلقات ہیں، روایتی دانش وروں کے برعکس جو اکثر فاصلے پیدا کرتے ہیں، نچلی سطح کے دانش ور بغیر کسی رکاوٹ کے کمیونٹی میں ضم ہو جاتے ہیں، وہ صرف علم ہی نہیں دیتے، وہ رائے بناتے ہیں، لوگوں کو یہ بتانے کے بجائے کہ کیا صحیح ہے یا کیا غلط ہے، وہ انہیں مختلف معاملات پر اپنی رائے قائم کرنے کا اختیار دیتے ہیں۔ گرامسی کا خیال تھا کہ نچلی سطح کے دانش وروں کی آزادانہ سوچ کو فروغ دینے کی یہ صلاحیت بہت ضروری ہے، وہ معاشرے کی اجتماعی ذہنیت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، لوگوں کو اپنے بارے میں سوچنے کی ترغیب دے کر، یہ دانش ور آبادی میں عقل کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، ان کا اثر خیالات کو ڈکٹیٹ کرنے میں نہیں بلکہ افراد کی اپنی باخبر نقطہ نظر رکھنے کی صلاحیت کو پروان چڑھانے میں ہے، یہ نقطہ نظر تنقیدی سوچ اور ذاتی رائے پر زور دیتا ہے، جو گرامسی کے خیال میں ایک مضبوط اور سمجھدار معاشرے کی تعمیر کے لیے ضروری تھا۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ دانش وروں کی مختلف اقسام ہوتی ہیں اور وہ متنوع نظریاتی عقائد رکھتے ہیں۔ دانش ور کو غیر جانبدار ہونا لازمی ہے، چاہے کوئی دائیں بازو کا ہو یا بائیں بازو کا، قدامت پسند ہو یا ترقی پسند، ان سب کو تب تک دانش ور سمجھا جا سکتا ہے جب تک کہ وہ عوامی بیداری کو تشکیل دینے یا نئی شکل دینے میں اپنا کردار ادا کریں۔ خلاصہ یہ کہ ایک دانش ور ہونے کا تعین عوام پر اس کے اثرات سے ہوتا ہے، نہ کہ اس کے مخصوص نظریاتی موقف سے، مزید برآں مختلف سماجی طبقات اور برادریوں کے اپنے منفرد دانش ور ہیں، یہ دانش ور اپنے اپنے گروہوں کے نقطہ نظر اور خدشات کی عکاسی کرتے ہیں۔ لہٰذا 'دانش ور' کی اصطلاح کسی ایک نظریے تک محدود نہیں ہے اور یہ عقائد اور پس منظر کی ایک وسیع حد پر محیط ہو سکتی ہے، جب تک کہ ان کا کام دنیا کے لوگوں کے سوچنے اور سمجھنے کے انداز کو متاثر کرتا ہے۔ ایک ایسی دنیا کا تصور کریں جہاں ہوشیار، پڑھے لکھے لوگ (ہم انہیں دانش ور کہتے ہیں) اچھے فیصلے کرنے میں عوام کی رہنمائی کرتے ہیں، لیکن آج کل چیزیں اتنی سیدھی نہیں ہیں۔ جب ہم اپنے سامنے آنے والے مسائل اور سوالات کو قریب سے دیکھتے ہیں تو ہمیں بہت سی چیزیں پریشان کن نظر آتی ہیں۔ ہمارے معاشرے میں ایک طاقتور تحریک ہے جو کافی عرصے سے چل رہی ہے، یہ تحریک نفرت پھیلاتی ہے اور ہر چیز پر ایک مرکزی اختیار رکھنے کے خیال کو فروغ دیتی ہے، جسے مطلق العنانیت کہا جاتا ہے، اس قسم کے معاشرے میں، یہاں تک کہ پڑھے لکھے لوگ (دانش ور) جو ہماری مدد کرنے والے ہیں، حقیقت میں اس نقصان دہ تحریک میں شامل ہو رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان خیالات کی حمایت کر رہے ہوں جو اس مہم کو بھانپے بغیر بھی آگے بڑھ رہے ہیں، لہٰذا یہ بات صرف دانش وروں کے ہوشیار ہونے کے بارے میں نہیں ہے، یہ اس بارے میں بھی ہے کہ وہ اپنے علم کے ساتھ کیا کر رہے ہیں اور اس کا اثر باقی سب پر کیسے پڑتا ہے۔ اس نقطہ نظر سے یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ ہندوستانی دانش ور اپنے معاشرے سے کٹ چکے ہیں، یا یہ کہ عوام پر ان کا اثر ورسوخ ختم ہو گیا ہے، اگر ہم دانش وروں کی محدود تعریف سے ہٹ کر گرامسی کی وسیع تر تعریف کی طرف جائیں تو ہم دیکھیں گے کہ گزشتہ دو دہائیوں میں ہندوستان کے بے شمار، زیادہ تر گمنام، نچلی سطح کے دانش وروں نے حیرت انگیز کام کیا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ نظریاتی طور پر ان بااثر دانش وروں کو (وسیع پیمانے پر) دائیں بازو، فرقہ پرست یا ہندوتوادی کہا جائے گا! یہ کوئی معمولی منطقی فریب نہیں ہے، کیوں کہ اس سے اس حقیقی سوال کا جواب تلاش کرنے میں مدد ملے گی کہ ہندوستان کے ترقی پسند لبرل یا سوشلسٹ سوچ رکھنے والے دانش ور آج کل غیر فعال اور غیر مؤثر کیوں نظر آتے ہیں، بہر حال دانش وروں کی ایک نسل کی کامیابی دوسری نسل کی ناکامی کا سبب بن سکتی ہے، لیکن اس سے پہلے کہ ہم اس سمت میں آگے بڑھیں، ہمیں ایک اور سوال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ عوام کے تصور کے تاریخی عمل اور اس کے معنی وترقی کی مندرجہ بالا وضاحت یک طرفہ رہی ہے، یہ بیان صرف عوام کے بڑھتے ہوئے نظریاتی خوف پر زور دیتا ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عوام ایک ناقابل تسخیر سیاسی معیار ہے جس کی بنیاد پر سیاست سے وابستہ ہر شخصیت یا رجحان کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے، لیکن تاریخ گواہ ہے کہ لوگ اکثر انصاف، انسانیت یا سخاوت جیسے اصولوں کے خلاف کھڑے پائے جاتے ہیں، لہٰذا یہ لازمی نہیں ہے کہ ترقی پسند دانش ور ہمیشہ عوام کی حمایت یا مذمت کریں، ستم ظریفی یہ ہے کہ جدید لبرل نظریات کی فتح ہے جو عوام کے رجعت پسند رجحانات کا سبب بنتی ہے۔ انتخابات میں ووٹوں کی تعداد اور گنتی اہم ہوتی ہے، ماضی میں جمہوریت کا نظریہ، خاص طور پر مغربی سیاسی نظریہ، اکثریت کی جیت اور اقلیت کی ہار پر منحصر تھا، یہ مختلف آرا اور نظریات پر مبنی تھا نسل، مذہب یا ذات جیسی چیزوں پر نہیں، لوگوں نے اس وقت جو یقین کیا تھا اس کی بنیاد پر ووٹ دیا اور یہ سمجھا گیا کہ رائے بدل سکتی ہے، اس لیے جو پارٹی آج ہار گئی وہ کل جیت سکتی ہے۔ سیاسی جماعتیں مخصوص نقطہ نظر کی نمائندگی کرتی ہیں، وہ شہریوں کو ووٹ دینے کے لیے قائل کرنے کا مقابلہ کرتی ہیں۔ یہ صحت مند مقابلہ جمہوریت کا جوہر ہے، جہاں پارٹیاں لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتی ہیں کہ ان کے نظریات بہترین ہیں، تاہم، وقت گزرنے کے ساتھ، توجہ مختلف آرا سے زیادہ مستقل چیزوں کی طرف منتقل ہو گئی، جیسے کسی شخص کی شناخت اس کی برادری، مذہب یا نسل کی بنیاد پر، اس تبدیلی سے جمہوریت نے مزید آمرانہ شکل اختیار کی۔ عارضی خیالات کی قدر کرنے کے بجائے نقطہ نظر اکثریتی برادری کے غلبہ پر زور دیتا ہے، جو اکثر اقلیتی گروہوں کو دبانے کا باعث بنتا ہے، جب کہ مثالی جمہوری نظام بدلتی ہوئی رائے کا احترام کرتا ہے، لیکن مستقل شناخت کی بنیاد پر اکثریت پسندی کی طرف تبدیلی نے چیلنجز پیدا کیے ہیں، جس سے جمہوری عمل مزید پیچیدہ ہو گیا ہے۔ اگر سیاسی معاملات میں سب سے اوپر سمجھے جانے والے لوگ اکثریت پسندی کی طرف بڑھیں تو ترقی پسند کہلانے والے دانش وروں کو کیا کرنا چاہیے؟ بائیں بازو کی گفتگو نے پرولتاریہ کو متعارف کروا کر عوام میں ایک نئی روح پھونک دی ہے، جس کی وجہ سے ترقی پسند دانش وروں کا سیاسی اور تاریخی فرض ہے کہ وہ پرولتاریہ کے مفادات کے تابع ہوں، لہٰذا عوام کا صحیح راستے سے انحراف مارکسی نظریے کے لیے ایک سنگین مسئلہ بن جاتا ہے، الجھے ہوئے شعور کا تصور (یا جھوٹا شعور ذہن میں آتا ہے) اس مسئلے کو حل کرنے کی ایک سطحی اور بالآخر ناکام کوشش ہے۔ نظریاتی کشمکش کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے ہمیں اس موضوع پر سب سے بااثر تجزیہ کار انتونیو گرامسی کی تحریروں کی طرف لوٹنا ہوگا، ان کے مطابق بیسویں صدی کی تیسری دہائی تک مغربی دنیا کے ترقی یافتہ سرمایہ دارانہ ممالک کے حالات ایسے ہو چکے تھے کہ مسلح جدوجہد کے ذریعے سوشلسٹ انقلاب نہیں لایا جا سکتا تھا، انقلاب کی طرف بڑھنے کے لیے ایک طویل نظریاتی جنگ لڑنی پڑے گی جس کے سب سے آگے نچلی سطح کے دانش ور ہوں گے، گرامسی ہمیں متنبہ کرتے ہیں کہ نظریاتی جدوجہد بلا روک ٹوک جاری ہے اور یہ ایک بھی سرحد پار یا فیصلہ کن جنگ نہیں ہے، بلکہ ان گنت چھوٹی چھوٹی لڑائیوں کا ایک سلسلہ ہے، صرف یہی نہیں بلکہ اس لازوال جدوجہد میں تمام نظریات کے دانش ور عوام پر اثر انداز ہونے اور معاشرے کا فطری احساس پیدا کرنے کے مقابلے میں حصہ لیتے ہیں۔ کیا وجوہ ہیں کہ دائیں بازو اور ہندوتو کے دانش ور کامیاب ہوئے ہیں اور بائیں بازو اور لبرل دانش ور گزشتہ تقریباً دو دہائیوں میں عوام پر اثر انداز ہونے کے مقابلے میں ناکام رہے ہیں؟ لبرل اور ترقی پسند دانش وروں کے معاصر چیلنجوں میں سب سے بڑا چیلنج دو طرح کے 'وبائی امراض' کا امتزاج ہے۔

چین کے سرکاری میڈیا نے 'تبت' کو 'زیزانگ' کہنا شروع کردیا

بیجنگ۔12 ردسمبر۔ایم این این چین کے سرکاری میڈیا نے انگریزی مضامین میں مغربی چین کے خودمختار علاقے کا حوالہ دیتے ہوئے، تبت کے بارے میں چین کی کابینہ، ریاستی کونسل کی طرف سے ایک وائٹ پیپر جاری کیے جانے کے بعد" ، تبت" کے بجائے "زیزانگ" کی اصطلاح کے استعمال میں ڈرامائی طور پر اضافہ کیا ہے۔وائٹ پیپر، جس کا عنوان ہے "سی پی سی پالیسیاں نئے دور میں زیانگ کی حکمرانی: نقطہ نظر اور کامیابیاں 2012 ،"میں صدر شی جن پنگ کے اقتدار سنبھالنے کے بعد تبت میں ہونے والی پیش رفتوں کا خاکہ پیش کرتا ہے۔ یہ ریاستی کونسل [illegible] منظرناموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ 10 نومبر، وائٹ پیپر کی ریلیز کی تاریخ، اور جمعہ کے درمیان، سرکاری خبر رساں ایجنسی ژنہوا کی انگریزی زبان کی ویب سائٹ نے 128 مضامین میں "Xizang" کا استعمال کیا، جب کہ صرف پانچ نے "Tibet" کا استعمال کیا۔تبت سطح مرتفع، جغرافیائی اصطلاح جو تبت کے زیادہ تر خودمختار علاقے پر محیط ہے۔لیکن اس سے پہلے، 2023 سے لے کر 10 نومبر تک، شنہوا کی انگریزی ویب سائٹ پر تلاش کے نتائج میں لفظ "تبت" کے ساتھ 700 سے زیادہ نتائج دکھائے گئے، جو یہ بتاتے ہیں کہ یہ اصطلاح سیاسی اور اقتصادی [illegible] 1950 میں شامل کیا۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام

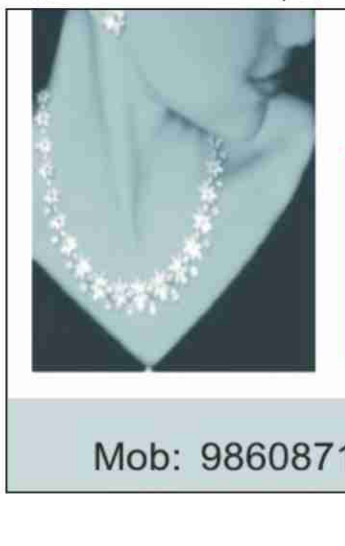

کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
Mob: 9860871766
پروپرائٹر: محمد انیس

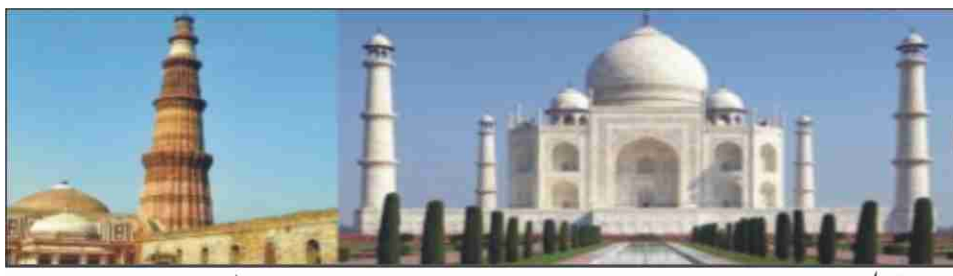

افغانستان اور پاکستان کے درمیان مختلف مسائل کے سفارتی حل کی حمایت کرتے ہیں: امریکہ

واشنگٹن ڈی سی۔ 12/ دسمبر۔ ایم این این۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان میتھیو ملر نے ایک پریس بریفنگ میں کہا کہ امریکہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان تمام مختلف مسائل کے سفارتی حل کی حمایت کرتا ہے۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا امریکہ کو پاکستان اور افغانستان کے درمیان خراب ہونے والے تعلقات پر تشویش ہے۔ میتھیو ملر نے کہا کہ پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کے حوالے سے ظاہر ہے کہ ہم ان دونوں ممالک کے درمیان تمام مختلف مسائل کے سفارتی حل کی حمایت کرتے ہیں۔ ہم مصروف رہے ہیں، ہم نے پچھلے چند ہفتوں میں ان میں سے کچھ مخصوص مصروفیات کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اور ہم اسے جاری رکھیں گے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان تعلقات اس وقت کشیدہ ہو گئے جب پاکستان کی نگراں حکومت نے غیر قانونی غیر ملکی شہریوں کو ملک بدر کرنے کے لیے ملک گیر مہم شروع کی، جن میں اکثریت افغان باشندوں کی ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں میتھیو ملر نے اس بات کا اعادہ کیا کہ امریکا پاکستان کے لیڈروں کے انتخاب میں کوئی کردار ادا نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ پاکستان کی قیادت کے ساتھ رابطے میں ہے، جیسا کہ ملک کے عوام نے فیصلہ کیا ہے۔ 2022 میں، پاکستان کے اس وقت کے وزیر اعظم عمران خان نے دعویٰ کیا تھا کہ امریکہ انہیں بے دخل کرنے کی سازش میں ملوث تھا۔ تاہم امریکہ نے اس معاملے میں ملوث ہونے کی تردید کی ہے۔ پاکستان مسلم لیگ نواز (پی ایم ایل این) کے سپریمو نواز شریف کی پاکستان واپسی پر امریکی ردعمل کے بارے میں پوچھے جانے پر، انہوں نے کہا" ، پاکستان کے رہنماؤں کے انتخاب میں امریکہ کا کوئی کردار نہیں ہے۔ پاکستانی عوام اور ہم ان تمام مسائل پر حکومت پاکستان کے ساتھ بات چیت جاری رکھیں گے۔ دریں اثنا، پاکستان کی عبوری حکومت کے غیر قانونی پناہ گزینوں کو ملک بدر کرنے کے فیصلے کو افغانستان اور اقوام متحدہ کے اداروں کی جانب سے تنقید کا سامنا کرنا پڑا، جس نے اسلام آباد سے ملک بدری روکنے کا مطالبہ کیا۔ پاکستان کی نگراں حکومت نے جھکنے سے انکار کر دیا ہے اور اصرار کیا ہے کہ اس فیصلے کا مقصد کسی خاص نسلی گروہ کے لیے نہیں ہے۔ اس سے پہلے 7 دسمبر کو، پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان، جو اس وقت اڈیالہ جیل میں قید ہیں، نے افغان مہاجرین کے ساتھ کیے جانے والے سلوک پر تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ پناہ گزینوں کا علاج ایک "قومی ذمہ داری" ہے اور اس نے پاکستان اور افغانستان کے درمیان روایتی اور تاریخی روابط کو بھی اجاگر کیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری کردہ ایک بیان میں، عمران خان نے کہا کہ پاکستان نے تقریباً 40 سالوں سے افغان مہاجرین کو جگہ دی ہے اور کئی دہائیوں کی مہمان نوازی کے اثرات ایک "خراب منصوبے" کی وجہ سے ضائع ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 1.5 ملین مہاجرین 12 ملین کی آبادی پر اتنا بوجھ نہیں ہیں۔ ڈان کی رپورٹ کے مطابق، پاکستان میں رہنے والے چالیس لاکھ سے زائد افغانوں میں سے، پاکستانی نگراں حکومت کا تخمینہ ہے کہ 1.7 ملین غیر دستاویزی ہیں۔ اب تک طورخم اور چمن بارڈر کراسنگ کے ذریعے ہزاروں افغان واپس افغانستان جا چکے ہیں۔ افغانستان میں مقیم خامہ پریس نے رپورٹ کیا کہ نومبر کے شروع میں، اقوام متحدہ نے افغان شہریوں کی بہبود کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا جو پاکستان کی جانب سے افغان مہاجرین کی ملک بدری کے درمیان افغانستان پہنچے ہیں۔ اقوام متحدہ نے حکومت پاکستان سے کم از کم سردیوں کے موسم میں دس لاکھ سے زائد افغان مہاجرین کی بے دخلی روکنے کا مطالبہ کیا۔

کاجل نگر ڈیولپمنٹ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کی جانب سے عالمی سطح کے مقابلے میں اوّل 20 میں اپنا مقام بنانے والی طالبہ تسکین کلبرگی اور رضوان کرجگی سر کا شاندار استقبال

(سولاپور) یوم اقبال کے موقع پر بزم اردو دبئی کی جانب سے عالمی سطح پر ڈاکٹر علامہ اقبال کی نظم کی تشریح کا مقابلہ 9 نومبر سے 18 نومبر 2023 کے درمیان آن لائن منعقد کیا گیا تھا۔ جس میں دنیا بھر کے کثیر تعداد میں طلبہ نے شرکت کی۔ ہندوستان کے مشہور و معروف فلمی اداکار رضا مراد صاحب اس مقابلے کے لیے بطور رجج اپنے فرائض انجام دیے۔ اور حال ہی میں اس کے نتائج کا اعلان کیا گیا۔ اس مقابلے میں شریک آئیڈیل اردو ہائی اسکول، سولاپور کی طالبہ تسکین سمیر کلبرگی نے اوّل 20 فائنلسٹ میں اپنا مقام بنایا عالمی سطح پر عمدہ کارکردگی کرنے کی خوشی میں کاجل نگر ڈیولپمنٹ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی، سولاپور کی جانب سے تسکین کلبرگی کا شاندار استقبال اور پذیرائی کی گئی۔ تسکین کی کامیابی میں معلم رضوان کرجگی کی محنت اور رہنمائی بھی مضمر تھی اس لیے آن کی خدمت میں شال اور گلہائے عقیدت پیش کر کے مبارکباد پیش کی گئی۔ اس موقع کاجل نگر ویلفیئر سوسائٹی کے صدر فیاض ملا، نائب صدر مجبوب براجدار، جوائنٹ سیکرٹری ریاض تامبولی، سابق صدر عبدالمنان شیخ سر، سابق خزانچی قاسم کرجگی، رکن اشفاق شیخ نے تسکین کے والد سمیر کلبرگی، ادارے کے صدر عابد شیخ، صدر مدرس عرفان جنواڑ کر کا بھی شال اور گلہائے عقیدت پیش کر کے استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر مزمّل چودھری سر، عمران قاضی سر، فرحین شیخ میڈم، یاسمین مجاور میڈم موجود تھے پروگرام کی نظامت جناب عبدالمنان شیخ سر نے بخوبی انجام دی۔

جاگر فاؤنڈیشن کی جانب سے سائیکل دی گئی۔۔۔۔۔ جنت تیری پنہاں ہے تیرے خونِ جگر میں

اکولہ: (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) جاگر فاؤنڈیشن ایک سماجی خدمت گار تنظیم ہے یہ ہر سال ضرورت مندوں کی مدد کا کام انجام دیتی ہے۔ اس سال دور دراز سے سفر طے کر کے اسکول جانے والی لڑکیوں کو مفت 100 سائیکلیں تقسیم کی گئیں۔ جس کی قیمت کل ساڑھے چار لاکھ روپے ہے۔ ضلع پریشد اردو ماڈل اسکول مہان میں اپنی خدمات بطور معلم انجام دینے والے قوم کا درد رکھنے والے اور دوسروں کی مدد کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہنے والے شاہد اقبال خان جو کیندر پرمکھ کی ذمہ داری بھی نبھا رہے ہیں ان کی کوششوں سے اس سال اسکول کی دو طالبات کو جاگر فاؤنڈیشن کی جانب سے منتخب کر کے آکولہ میں منعقد پروگرام میں معزز مہمانوں کے ہاتھوں سائیکل دی گئی آج انہی طالبات کو اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب اور اسٹاف کے ہاتھوں سائیکل عطیہ کی گئی۔ اس موقع پر جناب شفیق راہی سر اور تمام اسٹاف ممبران موجود تھے۔

فلپائن نے بحیرہ جنوبی چین کے تنازع پر چینی سفیر کو طلب کر لیا، امریکہ نے بیجنگ پر علاقائی استحکام کو نقصان پہنچانے کا الزام لگایا

منیلا۔ 12/ دسمبر۔ ایم این این۔ فلپائن کی وزارت خارجہ کی ترجمان ٹریسیٹا ڈزا نے ایک پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ منیلا نے متنازعہ جنوبی بحیرہ چین میں کشیدگی میں اضافے کے درمیان سفارتی احتجاج درج کرایا ہے اور "چینی سفیر کو بھی طلب کیا گیا ہے"۔ اتوار (10 دسمبر) کو فلپائنی کوسٹ گارڈ کے ایک اہلکار نے چین پر جنوبی بحیرہ چین میں جارحانہ کارروائیوں کا الزام لگاتے ہوئے الزام لگایا کہ چینی افواج نے پانی کی توپ سے فائر کیا اور فلپائن کے دو جہازوں کو ری سپلائی کیا۔ فلپائنی بحری جہاز میں سے ایک کو تصادم کے دوران "انجن کو شدید نقصان" پہنچا، فلپائنی اہلکار نے مزید کہا کہ چین نے بھی "جان بوجھ کر" دوسرے جہاز سے ٹکرایا۔ حالیہ واقعہ اکتوبر کے بعد دوسرے تھامس شوال کے آس پاس فلپائن اور چینی بحری جہازوں کے درمیان دوسرا تصادم ہے۔ ڈیزا نے کہا کہ فلپائن میں چین کے سفیر ہوانگ زیلین کو "شخصیت نان گراٹا" قرار دینا بھی "ایسی چیز تھی جس پر سنجیدگی سے غور کیا جانا چاہیے"۔ دریں اثنا، فلپائن میں قومی سلامتی کونسل کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر جنرل جوناتھن ملایا نے صحافیوں کو بتایا کہ ہفتے کے آخر میں پیش آنے والا یہ واقعہ بحیرہ جنوبی چین پر اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے بیجنگ کی حکمت عملی کا ایک "سنگین اضافہ" ہے۔ منیلا نے پیر کو یہ بھی کہا کہ جس برتن پر پانی کی توپ سے چھڑکاؤ کیا گیا تھا اور اس سے ٹکرایا گیا تھا اس میں فلپائن کا ایک اعلیٰ فوجی اہلکار سوار تھا۔ فلپائنی مسلح افواج کے چیف آف سٹاف رومیو براونر نے جو جہاز پر سوار تھے ریڈیو سٹیشن ڈی زیڈ بی بی کو بتایا کہ انہیں اس واقعے سے کوئی نقصان نہیں پہنچا اور انہیں یقین نہیں ہے کہ چین کو معلوم تھا کہ وہ کشتی پر سوار تھا۔ چین نے ایک بین الاقوامی ٹریبونل کے فیصلے کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ہمسایہ ممالک کے ساحلوں کے قریب پانیوں اور جزیروں سمیت پورے جنوبی بحیرہ چین پر بار بار دعویٰ کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بیجنگ کے دعووں کی کوئی قانونی بنیاد نہیں ہے۔ واشنگٹن نے پیر (11 دسمبر) کو ایک بیان جاری کیا جس میں بیجنگ پر زور دیا گیا کہ وہ بحیرہ جنوبی چین میں اپنے "خطرناک اور عدم استحکام پیدا کرنے والے طرز عمل" کو روکنے کے لیے چینی بحری جہازوں کی طرف سے فلپائنی کشتیوں کو مبینہ طور پر ٹکرانے اور پانی کی توپوں سے مارنے کے بعد جو دوسرے تھامس شوال کو دوبارہ سپلائی کے مشن پر تھے۔ محکمہ خارجہ کے ترجمان میتھیو ملر نے 10 دسمبر کو منیلا میں امریکی سفارت خانے کی طرف سے شیئر کیے گئے ایک بیان میں کہا" ، "اس دیرینہ چوکی کو سپلائی لائنوں میں رکاوٹ ڈالنا اور فلپائن کی قانونی سمندری کارروائیوں میں مداخلت علاقائی استحکام کو نقصان پہنچاتی ہے۔ امریکہ نے بھی اپنے معاہدے کے اتحادی فلپائن کی حمایت کا اعادہ کیا اور باہمی دفاعی معاہدے کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ فلپائن کے صدر فرڈینینڈ مارکوس جونیئر نے اپنے ملک کے پانیوں میں چینی کوسٹ گارڈ کے جہازوں اور میری ٹائم ملیشیا کی موجودگی کو غیر قانونی اور فلپائنیوں کے خلاف ان کے اقدامات کو بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی قرار دیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، انہوں نے یہ بھی کہا کہ منیلا بیجنگ کی طرف سے "جارحیت اور اشتعال انگیزی" کے درمیان بحیرہ جنوبی چین میں اپنی قوم کے خودمختار حقوق کے دفاع اور تحفظ کے لیے پرعزم ہے۔ چین نے پیر (11 دسمبر) کو فلپائن کے الزامات کا جواب دیتے ہوئے ایک بیان جاری کیا اور اس کے اقدامات کو "پیشہ ورانہ" اور "محدود" قرار دیا۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان ماؤ ننگ نے کہا کہ بیجنگ کے کوسٹ گارڈ نے "ملکی اور بین الاقوامی قانون کے مطابق فلپائنی بحری جہازوں کے خلاف ضروری اقدامات کیے"۔ اس نے مزید کہا" ، آپریشن پیشہ ورانہ، روکھے ہوئے، معقول اور قانونی تھے۔ بیجنگ کی وزارت خارجہ، ماؤ نے مزید کہا" ، فلپائن کے ساتھ سخت نمائندگی کی ہے اور اپنے شدید احتجاج کا اظہار کیا ہے۔

چین میں 2024 میں پراپرٹی بحران مزید گہرا ہونے کا امکان: ماہر معاشیات

بیجنگ۔ 12/ دسمبر۔ ایم این این۔ ایک ممتاز ماہر اقتصادیات کے مطابق، جائیداد کی پائیدار پریشانیاں اگلے سال دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت پر سب سے بڑی رکاوٹ بنیں گی۔ ممکنہ خریدار خریداری میں ہچکچا رہے ہیں اور ڈویلپرز نقد رقم کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ رئیل اسٹیٹ سیکٹر میں استحکام کے کچھ آثار نظر آتے ہیں، لیکن کیا یہ نیچے آ گیا ہے؟ جاپانی سرمایہ کاری بینک نومورا کے چیف چائنا ماہر اقتصادیات لوٹنگ نے ہفتے کے روز بیجنگ میں کہا کہ مجھے نہیں لگتا کہ ہم ابھی ایسا کوئی نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔ لو نے کہا کہ تقریباً 20 ملین پہلے سے فروخت ہونے والے گھروں کی تاخیر سے ترسیل کے ساتھ زیادہ تر نچلے درجے کے شہروں میں جہاں بہت سے نجی ڈویلپرز کو پھنسایا گیا ہے ، نئے گھر خریدنے میں عوامی ہچکچاہٹ اور ڈویلپرز میں نقد رقم کی کمی کے درمیان "منفی فیڈ بیک لوپ" تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس سے مقامی حکومتوں کی کم آمدنی بھی ہوئی، جو زمین کی فروخت سے ہونے والی آمدنی پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہے، جس کے نتیجے میں پبلک سیکٹر کے کارکنوں کی تنخواہوں میں کٹوتی اور نئے گھر کی خریداری میں مزید کمی واقع ہوئی۔ لو نے کہا کہ گندگی کو صاف کیے بغیر [پہلے سے فروخت شدہ گھروں سے]، [جائیداد کے شعبے کی حقیقی بحالی میں اب بھی ایک بڑی رکاوٹ کا سامنا ہے۔ بیجنگ نے سال کی دوسری ششماہی میں پراپرٹی مارکیٹ کو مزید گرنے سے روکنے کے لیے کئی محرک اقدامات نافذ کیے ہیں، لیکن فروخت میں سست روی رہی اور قیمتیں گر گئیں۔ لو نے کہا کہ روایتی ترقی کے انجن سے طاقت کے بغیر، کچھ ابھرتے ہوئے معاشی ڈرائیور بھی 2024 میں رک سکتے ہیں، جس میں توانائی کے نئے شعبے میں سرمایہ کاری میں اضافہ اور گھریلو خدمات کے شعبے میں بڑھتی ہوئی مانگ شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "سفر اور کیٹرنگ کے شعبوں میں کھپت کی بحالی خاصی طور پر سست ہو سکتی ہے۔

تربت میں ناانصافیوں کے خاتمے کا مطالبہ کیلئے ریلی نکالی گئی

گوادر۔ 12/ دسمبر۔ ایم این این۔ انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر تربت ٹاؤن میں سیاسی کارکنوں، انسانی حقوق کے محافظوں اور سول سوسائٹی کے ارکان کی جانب سے ریلی نکالی گئی۔ شرکاء نے پرزور مطالبہ کیا کہ مبینہ جعلی مقابلوں میں لاپتہ افراد کی ہلاکتیں بند کی جائیں اور تمام لاپتہ سیاسی کارکنوں، طلباء اور انسانی حقوق کے کارکنوں کی بازیابی پر زور دیا۔ ریلی کا آغاز تربت پریس کلب کے سامنے ہوا اور اس کے بعد شرکا نے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر مکران کی مختلف سڑکوں اور گلیوں میں مارچ کیا، جنہوں نے پلے کارڈز اور بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر اپنے مطالبات درج تھے۔

برطانیہ نے بحیرہ جنوبی چین میں فلپائن کے خلاف واقعات پر چین کی مذمت کی

لندن، 12 دسمبر۔ ایم این این۔ برطانیہ نے پیر کے روز اس کی مذمت کی جسے اس نے بحیرہ جنوبی چین میں ہفتے کے آخر میں فلپائن کے خلاف "چینی جہازوں کی طرف سے تعینات غیر محفوظ اور بڑھنے والی حکمت عملی" قرار دیا۔ دفتر خارجہ نے ایک بیان میں کہا" ، برطانیہ ہراساں کرنے، غیر محفوظ طرز عمل اور دھمکی دینے والے ہتھکنڈوں سمیت تناؤ کو بڑھانے والے کسی بھی اقدام کی مخالفت کرتا ہے جس سے غلط حساب کتاب کا خطرہ بڑھتا ہے اور علاقائی امن و استحکام کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ چین اور فلپائن دونوں کو 2016 کے ثالثی ایوارڈ کی کارروائی کے نتائج پر عمل کرنا چاہیے، جو دونوں فریقوں پر قانونی طور پر پابند ہیں۔ لندن میں چینی سفارتخانے کے ترجمان نے کہا کہ بیجنگ برطانیہ کے "بے بنیاد الزامات" کی سختی سے مخالفت کرتا ہے اور اس کی شدید مذمت کرتا ہے اور اس پر برطانوی فریق سے سخت نمائندگی کی ہے۔ سفارت خانے کی ویب سائٹ پر پوسٹ کیے گئے ریمارکس میں کہا گیا ہے کہ "ہم برطانوی فریق پر زور دیتے ہیں کہ وہ بحیرہ جنوبی چین میں چین کی علاقائی خودمختاری اور سمندری حقوق اور مفادات کا احترام کرے، تنازعات کو ہوا دینا اور اختلاف کی بو نا بند کرے۔

برطانوی فرموں نے چین میں سرمایہ کاری کے فیصلوں کو روک دیا: سروے

بیجنگ، 13 دسمبر۔ ایم این این۔ ساٹھ فیصد برطانوی فرموں کا خیال ہے کہ چین میں برٹش چیمبر آف کامرس کے مطابق، گزشتہ سال کے اواخر تک سخت کوویڈ پابندیوں کے مقابلے میں چین کی سست معیشت ایشیائی کمپنی میں ان کے کاموں کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔ جب کہ وبائی امراض کے دوران ریکارڈ کی گئی "چوٹی کی مایوسی" میں نرمی آ رہی ہے۔ برطانوی کاروباری ادارے اقتصادی بحالی کے درمیان چین میں نئی سرمایہ کاری کرنے میں تاخیر کر رہے ہیں اور دنیا کی نمبر 2 معیشت کی اہمیت کو اپنے عالمی کاموں میں کم کر رہے ہیں۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں نے اس سال کے بیشتر حصے میں چین پر کھٹائی کا مظاہرہ کیا جس کی وجہ سے وبائی امراض کے بعد کی توقع سے کم بحالی، چینی حکام کے دفتری چھاپوں کا سلسلہ، نقدی کی تنگی کا شکار مقامی حکومتیں سرمایہ کاری کی کم ترغیبات اور سرمایہ کاری کی زیادہ پیداوار کی پیشکش کرتی ہیں۔ پچھلے سالوں میں، 80% مارکیٹ کی صلاحیت کی وجہ سے زیادہ سرمایہ کاری کر رہے تھے، لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اب ہم حقیقی وضاحت کے مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں۔ اکتوبر اور نومبر کے دوران ممبران کے خیالات پر مبنی چیمبر کے نتائج نے انکشاف کیا کہ 60% کمپنیوں نے محسوس کیا کہ چین میں کاروبار کرنا پچھلے سال کے دوران زیادہ مشکل ہو گیا ہے، 78% ایسی فرموں نے معاشی عوامل کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ "چین میں (برطانوی) کمپنیاں مؤثر طریقے سے پانی کو روند رہی ہیں، جس میں سرمایہ کاری اور مارکیٹ میں داخلے کے بارے میں اہم فیصلوں میں تاخیر ہو رہی ہے۔ سروے میں شامل نصف سے زائد کمپنیوں نے کہا کہ جغرافیائی سیاست بھی چین میں کام کرنا مشکل بنا رہی ہے، جب کہ 43% فرمیں لائسنس کے حصول جیسے ریگولیٹری مسائل سے نبرد آزما ہیں۔ چین میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں کافی حد تک کمی آئی ہے جب سے ملک نے گزشتہ سال کے اواخر میں کوویڈ۔ 19 کی سخت پابندیوں کو ترک کر دیا تھا، جس کی وجہ سے ملک نے جولائی-ستمبر کے دوران براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں اپنا پہلا سہ ماہی خسارہ ریکارڈ کیا، جس سے سرمائے کے اخراج کے دباؤ کا پتہ چلتا ہے۔ چیمبر نے کہا کہ جب کہ "برطانوی کاروبار جائیت میں سستی واپسی کا سامنا کر رہے ہیں۔ ایک ایسا رجحان جس میں فرمیں اپنے عالمی آپریشنز میں چین کی اہمیت کو کم کر رہی ہیں" مستحکم ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ سروے شدہ کمپنیوں میں سے نصف سے کم نے چین کو "درمیانی ترجیح" یا "کم ترجیح" کے طور پر درج کیا، صرف 40% فرموں نے اسے "اعلیٰ ترجیح" کے طور پر درج کیا۔ اس کے مقابلے میں، 59 فیصد کمپنیوں نے 2021-2022 کے دوران چین کو "اعلیٰ ترجیح" کے طور پر دیکھا۔ برطانیہ اور چین کے درمیان تجارت کی مالیت گزشتہ سال 111 بلین پاؤنڈ تھی، برطانوی قومی ادارہ شماریات کے مطابق، چین برطانیہ کا چوتھا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے۔

چین کو ایک اور بڑے سر درد کا سامنا۔ بیجنگ افراط زر کو روک نہیں سکتا

ہانگ کانگ۔ 12/ دسمبر۔ ایم این این۔ جہاں دنیا بھر کے بہت سے مرکزی بینک اب بھی افراط زر کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، چین گرتی ہوئی قیمتوں سے دوچار ہے۔ ہفتہ کو چین کے قومی ادارہ شماریات کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، کنزیومر پرائس انڈیکس (سی پی آئی) میں نومبر میں سالانہ بنیادوں پر 0.5 فیصد کی کمی واقع ہوئی، جو کہ تین سال قبل وبائی مرض کی گہرائیوں کے بعد سب سے بڑی کمی ہے۔ گراوٹ نے اکتوبر سے افراط زر کی شرح میں تیزی کی نشاندہی کی، جب سی پی آئی ایک سال پہلے کے مقابلے میں 0.2 فیصد گر گیا، اور بیجنگ سے مطالبہ کو بڑھانے اور قیمتوں میں کمی کو روکنے کے لیے فوری کارروائی کے مطالبات پر اکسایا۔ یہ اعداد و شمار چند دن بعد سامنے آئے ہیں جب چینی پالیسی سازوں نے دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت کو فروغ دینے کے لیے مالیاتی اور مانیٹری سپورٹ کو مضبوط کرنے کے عزم کا اظہار کیا تھا، جو کہ رئیل اسٹیٹ کے بحران، نوجوانوں کی بلند بے روزگاری اور صارفین کے اعتماد میں کمی سے نبرد آزما ہے۔ چین پراپرٹی مارکیٹ میں مندی اور کمزور اخراجات کی وجہ سے اس سال کے بیشتر حصے میں کمزور قیمتوں سے لڑ رہا ہے۔ افراط زر معیشت کے لیے برا ہے کیونکہ صارفین اور کمپنیاں قیمتیں مزید گرنے کی توقع میں خریداری یا سرمایہ کاری کو روک سکتی ہیں۔

عمران خان نے افغانوں کو انتخابی فہرستوں میں شامل کروایا تھا۔ زرداری کا الزام

اسلام آباد۔ 12/ دسمبر۔ ایم این این۔ پی پی پی کے رہنما آصف زرداری نے پیر کو عمران خان پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ سابق وزیر اعظم افغانوں کی حمایت کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے مبینہ طور پر انہیں ووٹر لسٹوں میں شامل کرایا تھا۔ سابق صدر نے انتخابات میں "تھوڑے سے تاخیر" کے امکان کا بھی اشارہ دیا، لیکن کہا کہ ان کی پارٹی کو اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آج ٹی وی پر ایک انٹرویو کے دوران مسٹر زرداری نے الزام لگایا کہ پی ٹی آئی کو سہولت فراہم کرنے کے لیے ماضی میں افغان شہریوں کو خیبر پختونخواہ میں بطور ووٹر رجسٹر کیا گیا تھا۔ انہوں نے اینکر پرسن عاصمہ شیرازی کو بتایا کہ "وہ [عمران خان] افغانوں کی حمایت کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے [ووٹر کی] جعلی فہرستیں بنائی تھیں اور انہیں [افغانوں] کو پاکستانی شہری قرار دیا گیا تھا۔ ایک سوال کے جواب میں، پی پی پی رہنما نے انکشاف کیا کہ الیکشن کمیشن اس معاملے کو دیکھ رہا ہے، انہوں نے مزید کہا کہ وہ اپنی پارٹی کو پہلے ہی یہ معاملہ انتخابی نگران کے ساتھ اٹھانے کی ہدایت کر چکے ہیں۔ انہوں نے ملک میں کالعدم طالبان اور لشکر جھنگوی کے دفاتر کھولنے کی مبینہ حمایت کرنے پر عمران خان کا مذاق اڑایا اور کہا کہ پی ٹی آئی رہنما سیاسی فائدہ حاصل کرنے کے لیے ایسا کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس تاثر کو دور کیا کہ پی ٹی آئی اب بھی ملک میں مقبول ہے، انہوں نے مزید کہا کہ "زمینی حقائق تصورات سے مختلف ہیں۔" زرداری نے کہا کہ جہاں تک وہ [عمران] جیل میں ہیں ہمدردی ہے، مقبولیت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پی ٹی آئی کو صرف چند وکلاء کی حمایت حاصل ہے اور ایک حلقے میں بھی پولنگ سٹیشنوں کا انتظام کرنے کے لیے اس کے پاس کوئی حمایتی نہیں ہے۔ سابق صدر نے دعویٰ کیا کہ یہ انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) کے سابق ڈائریکٹر جنرل تھے جو سیاست میں کرکٹر کو لانچ کرنے کے منصوبے کے پیچھے تھے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مسٹر خان کو غیر ملکی لابیوں کی حمایت بھی حاصل ہے، انہوں نے مزید کہا کہ ان کی سابقہ اہلیہ اب بھی ان کے پیچھے ہیں اور وہ بلاگرز کے ذریعے پی ٹی آئی کے بانی کو ایک مقبول رہنما کے طور پر پروپیگنڈہ کر رہی ہیں۔ مسٹر زرداری نے عمران خان پر کڑی تنقید کی اور انہیں "ناخواندہ" شخص بھی کہا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 2022 میں مسٹر خان کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد جمع کرانے کے بعد، پی ٹی آئی نے ایک مشترکہ دوست کے ذریعے ان سے رابطہ کیا تھا اور انہیں پی ٹی آئی حکومت کے بقیہ دور میں نصف حصہ دینے کی پیشکش کی تھی، جسے انہوں نے "بہت دیر سے" قرار دیتے ہوئے انکار کر دیا تھا۔ ایک سوال کے جواب میں، زرداری نے 8 فروری کے انتخابات میں تھوڑی تاخیر کے امکان کا اشارہ دیا، لیکن کہا کہ "انتخابات ضرور ہوں گے۔ اگر انتخابات میں مزید 8 سے 10 دن کی تاخیر ہو جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، لیکن اس سے زیادہ نہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ الیکشن کی تاریخ طے کرنے کا آئینی اختیار صرف ای سی پی کے پاس ہے۔ جب ان کی توجہ جے یو آئی-ایف کے سربراہ مولانا فضل الرحمان کے ملک کے کچھ حصوں میں موسم کی شدید صورتحال کے بارے میں بیان کی طرف مبذول کرائی گئی تو زرداری نے کہا کہ خراب موسم کے علاوہ سابقہ وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقے (فاٹا) کو بھی سیکیورٹی مسائل کا سامنا تھا۔

ڈیرہ اسماعیل خان تھانے پر دہشت گردوں کے حملے میں 6 پولیس اہلکار ہلاک

ڈی آئی خان (پاکستان)۔ 12/ دسمبر۔ ایم این این۔ ڈیرہ اسماعیل خان (ڈی آئی خان) میں دہشت گردوں نے دھماکہ خیز مواد سے بھری کار کو پولیس اسٹیشن سے ٹکرا دی جس کے نتیجے میں 3 پولیس اہلکار ہلاک اور 28 زخمی ہو گئے۔ پولیس کے مطابق دہشت گردوں نے ڈی آئی خان کے درابن تھانے کے مین گیٹ پر بارود سے بھری کار کو ٹکر ماری۔ جس کے نتیجے میں حوالدار، ریاست اور سپاہی ذوالفقار نامی تین اہلکار ہلاک ہوئے۔ پولیس نے بھی فائرنگ کے تبادلے کے دوران دو دہشت گردوں کو گولی مار دی جب انہوں نے احاطے میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ حملے کے بعد پولیس اسٹیشن کی چھت گر گئی۔ زخمیوں کو ڈی آئی خان اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ پولیس نے مزید کہا کہ درابن تحصیل کو مکمل طور پر گھیرے میں لے لیا گیا ہے۔ پولیس کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی ہے۔ دہشت گردی کے حملے کے بعد تحصیل درابن کے سکولوں اور کالجوں میں شیڈول پیپرز منسوخ کر دیے گئے ہیں۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں پولیس اسٹیشن پر حملہ ہوا ہو۔ اکتوبر کے اوائل میں، کے پی کے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک پولیس اسٹیشن پر شدید حملہ ہوا تھا۔

چین اور فلپائن چھوٹے سے جزیرہ شوال پر کیوں لڑ رہے ہیں؟

منیلا، 12 دسمبر۔ ایم این این۔ فلپائن نے پیر کو ہفتے کے آخر میں بحیرہ جنوبی چین میں دوبارہ سپلائی مشن انجام دینے والی اپنی کشتیوں کے خلاف چینی جہازوں کی کارروائیوں کو "سنگین اضافہ" قرار دیا۔ تصادم کے سلسلے میں تازہ ترین میں، منیلا نے چینی ساحلی محافظوں اور میری ٹائم ملیشیا کے جہازوں پر الزام لگایا کہ وہ اپنی دوبارہ سپلائی کرنے والی کشتیوں پر بار بار واٹر کینن سے فائر کر رہے ہیں اور دوسری تھامس شوال کے قریب جان بوجھ کر دوسری کو مار رہے ہیں۔ حالیہ برسوں میں، منیلا اور بیجنگ دوسرے تھامس شوال میں محاذ آرائی میں الجھے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے بحری دعوؤں کے ساتھ زیادہ مضبوط ہو گیا ہے، جس سے حریف دعویداروں اور امریکہ جیسے اتحادیوں اور بحیرہ جنوبی چین میں کام کرنے والی ریاستوں کے لیے خطرے کی گئی ہے۔ چین تقریباً پورے جنوبی بحیرہ چین پر خود مختاری کا دعویٰ کرتا ہے، اپنے نقشوں پر ایک لکیر کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ویتنام، فلپائن، ملائیشیا، برونائی اور انڈونیشیا کے خصوصی اقتصادی زونز کو کاٹتی ہے۔ تائیوان، جس پر چین بھی اپنی سرزمین کا حصہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، نے کہا ہے کہ وہ بیجنگ کے نقشوں کو قبول نہیں کرتا۔ اگرچہ یہ پہلا موقع نہیں تھا کہ چین کے کوسٹ گارڈ کے جہازوں نے فلپائن کی کشتیوں پر واٹر کینن فائر کی تھی، لیکن تازہ ترین واقعے نے دوبارہ سپلائی کرنے والے جہازوں میں سے ایک کے انجن کو شدید نقصان پہنچایا کہ اسے اپنا مشن مکمل کرنے سے روکنے کے لیے اسے واپس بندرگاہ پر لانا پڑا۔ فلپائن کے فوجی سربراہ ایک اور کشتی پر سوار تھے جس پر پانی کی توپوں سے فائرنگ کی گئی اور بحریہ کے بوڑھے جہاز بی آر پی سیرا مادرے پر سوار فلپائنی فوجیوں کے لیے خوراک اور پانی کی نقل و حمل کے دوران اسے ٹکر مار دی گئی۔ سیری میڈرے کو 1999 میں منیلا نے دوسرے تھامس شوال پر جان بوجھ کر گراؤنڈ کیا تھا تاکہ وہ فلپائن کے خصوصی اقتصادی زون میں واقع اٹول پر اپنے خودمختار حقوق کا دعویٰ کر سکے۔ فلپائن کی مسلح افواج کے چیف آف سٹاف جنرل رومیو براونر نے ایک ریڈیو انٹرویو میں بتایا کہ وہ غیر زخمی ہیں اور انہیں یقین نہیں ہے کہ چین کو معلوم تھا کہ وہ کشتی پر سوار تھے۔ لیکن منیلا نے بیجنگ کے سفیر کو طلب کیا ہے اور اس پر سفارتی احتجاج درج کرایا ہے جسے اس نے چین کے "جارحانہ" اقدامات کا نام دیا ہے جو کہ "امن، اچھے نظام اور سلامتی کے لیے خطرہ" ہیں۔ چین کی وزارت خارجہ نے پیر کے روز کہا کہ اس نے فلپائن کی طرف سے اس تصادم پر شدید احتجاج اور شدید احتجاج درج کرایا ہے جس کا الزام اس نے منیلا پر لگایا ہے، جس نے بیجنگ پر جھوٹی داستانیں پھیلانے کا الزام لگایا ہے۔ فلپائن کے صوبہ پالوان سے 200 ناٹیکل میل سے بھی کم فاصلے پر واقع سیکنڈ تھامس شوال کی ناکہ بندی کرنے کی چین کی بار بار کوششوں نے ڈوبی ہوئی چٹان کو منیلا اور بیجنگ کے درمیان تنازع کا ایک فلیش پوائنٹ بنا دیا ہے۔ فلپائنی حکام اور سیکورٹی ماہرین کو خدشہ ہے کہ بیجنگ شوال پر قبضہ کرنے اور اسے ایک عسکری چوکی بنانے کی سازش کر رہا ہے جیسا کہ اس نے شوال سے صرف 25 میل کے فاصلے پر واقع Mischief Reef کے ساتھ کیا تھا۔ فلپائن کی قومی سلامتی کونسل کے ایک سینئر اہلکار جوناتھن ملایا نے کہا، شوال کو بحری اڈے کے لیے ایک اچھی جگہ ہے اور چین کے پاس اسے ایک میں تبدیل کرنے کے لیے رقم ہے۔ چین، جس نے وہاں گشت کے لیے بحری جہاز تعینات کیے ہیں، نے بار بار فلپائن سے جہاز کو ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے جس کی بنیاد پر اس کا کہنا ہے کہ منیلا کی طرف سے کیا گیا "وعدہ" تھا، لیکن فلپائن کے صدر فرڈینینڈ مارکوس جونیئر نے اس طرح کے معاہدے کی موجودگی سے انکار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر کبھی ایسا کوئی معاہدہ ہوا تو وہ اسے واپس لے رہے ہیں۔ منیلا میں مقیم بحری قانون کے ماہر جے بٹونگبا کل نے کہا ہے کہ سیکنڈ تھامس شوال نہ صرف فلپائن کے قریب ہے بلکہ پالوان گزرگاہ سے گزرنے والی مواصلاتی سمندری لائنوں کے بھی قریب ہے، جو اسے مشک ریف کی ایک مثالی توسیع بناتا ہے۔ تازہ ترین محاذ آرائیوں سے فلپائن اور بیجنگ کے درمیان تعلقات مزید کشیدہ ہونے کا امکان ہے، جو مارکوس کے دور میں کشیدہ ہو چکے ہیں۔ انہوں نے چین پر جارحانہ رویے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ وہ امریکہ کے ساتھ قریبی تعلقات کا خواہاں ہے۔ لیکن فیکٹس ایشیا کے قومی سلامتی کے تجزیہ کار جسٹن باکیسل کا خیال ہے کہ اس سے چین۔ فلپائن کے اعلیٰ سطحی تعلقات کی مجموعی شکل متاثر نہیں ہوگی، کیونکہ "بحیرہ جنوبی چین کے معاملے پر بہت زیادہ ٹائٹ فار ٹیٹ صرف زمینی سطح پر ہوتا ہے۔ فلپائنی حکام نے یہ بھی کہا ہے کہ بحیرہ جنوبی چین میں تنازعات چین کے ساتھ ملک کے تعلقات کا مجموعہ نہیں تھے، جو فلپائن کے اعلیٰ تجارتی شراکت داروں میں شامل ہے۔ مارکوس نے اپنے چینی ہم منصب کے ساتھ بات چیت کو بھی جاری رکھا ہے، اور گزشتہ ماہ سان فرانسسکو میں اقتصادی سربراہی اجلاس کے موقع پر وہ اور صدر ژی نے بحیرہ جنوبی چین میں آگے بڑھنے کے راستے طے کرنے کے لیے ملاقات کی تھی۔

علم سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔ پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ

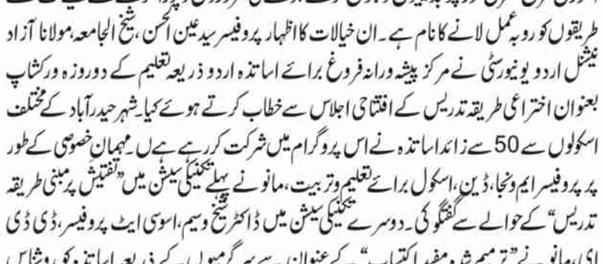

حیدر آباد، 12 دسمبر (پریس نوٹ) علم سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔ تعلیم و تعلم، درس و تدریس دیگر امور کی طرح فطری طور پر تبدیلیوں کو قبول کرتے ہوئے نئی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے نت نئے طریقوں کو روبہ عمل لانے کا نام ہے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذہ اردو ذریعہ تعلیم کے دو روزہ ورکشاپ بعنوان اختراعی طریقہ تدریس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ شہر حیدر آباد کے مختلف اسکولوں سے 50 سے زائد اساتذہ نے اس پروگرام میں شرکت کر رہے ہیں۔ مہمان خصوصی کے طور پر پروفیسر ایم ونجا، ڈین، اسکول برائے تعلیم و تربیت، مانو نے پہلے تکنیکی سیشن میں "تفتیش پر مبنی طریقہ تدریس" کے حوالے سے گفتگو کی۔ دوسرے تکنیکی سیشن میں ڈاکٹر شیخ وسیم، اسوسی ایٹ پروفیسر، ڈی ڈی ای، مانو نے "ترمیم شدہ مفید اکتساب" کے عنوان سے سرگرمیوں کے ذریعہ اساتذہ کو روشناس کرایا۔ پروفیسر محمد عبدالسمیع صدیقی، ڈائرکٹر، مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذہ اردو ذریعہ تعلیم نے شرکا کا استقبال کیا اور تربیتی پروگرام کے اغراض و مقاصد بیان کیے۔ ڈاکٹر محمد اکبر اور ڈاکٹر افروز ظہیر، اسٹنٹ پروفیسرس، سی پی ڈی یو ایم ٹی نے مختلف اجلاسوں میں نظامت کے فرائض انجام دیے۔

امریکی جج نے ٹیکساس میں سرکاری آلات پر ٹک ٹاک کی پابندی کو برقرار رکھی

ٹیکساس (امریکہ) 12 دسمبر۔ ایم این این۔ امریکی جج نے پیر کو ٹیکساس کے سرکاری ملازمین پر سرکاری یونیورسٹی کے ملازمین سمیت چینی ملکیت والی مختصر ویڈیو ایپ ٹک ٹاک کو سرکاری آلات یا نیٹ ورکس پر استعمال کرنے پر پابندی کو برقرار رکھا۔ کولمبیا یونیورسٹی کے نائٹ فرسٹ ترمیمی انسٹی ٹیوٹ نے جولائی میں مقدمہ دائر کیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ ٹیکساس کی ریاستی حکومت ٹک ٹک پر پابندی "فیکلٹی کو ٹک ٹک سے متعلق تحقیق کرنے سے روک رہی ہے یا سنجیدگی سے روک رہی ہے۔ امریکی ڈسٹرکٹ جج رابرٹ پٹ مین نے اس مقدمے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ٹیکساس کی پابندی ڈیٹا کے تحفظ کے خدشات سے متاثر ہے اور "ٹیکساس کے خدشات کی روشنی میں ٹک ٹاک تک رسائی پر ایک معقول پابندی" قرار دیا ہے۔ پبلک یونیورسٹی فیکلٹی - اور تمام سرکاری ملازمین، اپنے ذاتی آلات پر ٹک ٹاک استعمال کرنے کے لیے آزاد ہیں (جب تک کہ اس طرح کے آلات ریاستی نیٹ ورکس تک رسائی کے لیے استعمال نہ کیے جائیں) پٹ مین نے مونٹانا سے اس پابندی کا مقابلہ کیا۔

انتباہ: قارئین اخبار ہذا کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی اشتہار پر عمل کرنے سے قبل مکمل طور پر موزوں مناسب تحقیقات کریں۔ اخبار ہذا اشتہارات کی تفصیلات کے تعلق سے مشتہرین کی جانب سے پیش کردہ ادعاجات اور بیانات کی تصدیق و توثیق نہیں کرتا ہے۔ (ادارہ)

نانديڑ کے عوام جن آروگیہ یوجنا کے
آن لائن کارڈ کیلئے فوری طور پر اندراج کریں: چیف ایگزیکیٹو آفیسر

ناندیڑ: 12/ڈسمبر (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں آیوشمان بھارت پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا اور مہاتما جیوتی راؤ پھولے جن آروگیہ یوجنا کے تقریباً 23 لاکھ اہل مستفید ہیں۔ گاؤں کی سطح پر منصوبہ بندی کی گئی ہے تاکہ اس اسکیم کے تمام استفادہ کنندگان کو محکمہ صحت کے ذریعہ رجسٹر کیا جائے۔ لوگوں سے وقتاً فوقتاً مختلف ذرائع سے اپیلیں بھی کی جا رہی ہیں۔ تاہم، فی الحال، ان 22 لاکھ 89 ہزار 441 استفادہ کنندگان میں سے صرف 27 فیصد مستفیدین نے آیوشمان کارڈ کے لیے اندراج کرایا ہے۔ صحت سے متعلق اخراجات سے بچنے اور خاص طور پر ناگزیر بیماریوں کے مفت فوری علاج کے لیے آیوشمان کارڈ ضروری ہے۔ اس کے لیے ضلع پریشد کی چیف ایگزیکیٹو آفیسر منل کرنوال نے اپیل کی ہے کہ ضلع کے شہری اس معاملے کو سب سے زیادہ ترجیح دیں اور فوری طور پر آن لائن رجسٹریشن کرائیں۔

اس سکیم کے تحت 1 ہزار 300 سے زائد مختلف قسم کی بیماریوں کا علاج اور بروقت سرجری مفت کی جاتی ہے۔ سرکاری ہسپتالوں کے ساتھ ساتھ حکومت نے اس مقصد کے لیے کچھ پرائیویٹ ہسپتالوں کو بھی منظوری دی ہے اور وہاں بھی یہ سہولیات دستیاب کرائی گئی ہیں۔ عام آدمی کو کسی بھی بیماری کا فوری مفت علاج فراہم کرنے کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومتوں نے مشترکہ طور پر آیوشمان بھارت پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا اور مہاتما جیوتی راؤ پھولے جن آروگیہ یوجنا فراہم کی ہے۔ دیہی علاقوں میں بہت سے خاندان قرض میں ڈوبے ہوئے ہیں کیونکہ وہ علاج کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ کئی بار، علاج سے گریز کرنے سے قابل علاج بیماری مزید بگڑ جاتی ہے اور اسے ایک دائمی بیماری میں تبدیل کر دیتی ہے۔ اس سے بچنے کے لیے تمام نارنجی، پیلا، سفید راشن کارڈ رکھنے والے خاندان اس اسکیم سے فائدہ اٹھانے کے اہل ہیں۔ اس کے ساتھ، یہ اسکیم ترجیحی فیملی راشن شیٹ، انتودیا یوجنا کے استفادہ کنندگان پر بھی لاگو ہے۔ ہر گرام پنچایت کیندر چالک، سی ایس سی سنٹر، اشتائی، منظور شدہ اسپتالوں کے آروگیہ مترا اور تمام سرکاری اسپتالوں جیسے پرائمری ہیلتھ سب سینٹرز، پرائمری ہیلتھ سینٹرز، سول ہیلتھ سینٹرز وغیرہ میں رہنمائی دستیاب ہے۔ ہر شخص موبائی میں آیوشمان ایپ ڈاؤن لوڈ کر سکتا ہے اور اس میں اپنا نام رجسٹر کر سکتا ہے۔

شہر کی مغوی لڑکی کی تلاش کی اپیل
معلومات کی صورت میں شیواجی نگر پولس اسٹیشن سے رابطہ کریں

ناندیڑ: 12/ڈسمبر (ورق تازہ نیوز) شراوستی نگر ناندیڑ سے محترمہ۔ پلوی دنیشور واگھمارے عمر 17 سال لڑکی 31 اکتوبر 2023 کو صبح 10 بجے۔ کلپنا دنیشور واگھمارے نے پولیس اسٹیشن شیواجی نگر ناندیڑ میں شکایت درج کرائی ہے کہ اسے ایک نامعلوم شخص نے لالچ دے کر اغوا کر لیا۔ لڑکی پلوی دنیشور واگھمارے کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ اس کی عمر 17 سال ہے اور اس کی تعلیم 11 ویں جماعت تک ہے۔ اس کا رنگ سیاہ اور قد 5 فٹ ہے۔ چہرہ لمبا اور مراٹھی اور ہندی زبانیں بول سکتی ہیں۔ اس تفصیل کی لڑکی کی تلاش جاری ہے اور اگر وہ مل جائے تو پولس اسٹیشن شیواجی نگر ناندیڑ سے 02462-256520 اور موبائل نمبر پر رابطہ کریں۔ شیواجی نگر پولیس اسٹیشن کے پولیس انسپکٹر نے 9970073425 پر رابطہ کرنے کی اپیل کی ہے۔

معراج احمد خان عرف سلیم کا انتقال پُر ملال

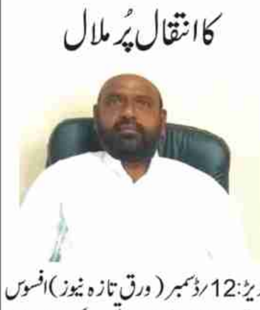

ناندیڑ: 12/ڈسمبر (ورق تازہ نیوز) افسوس کیساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ معراج احمد خان عرف سلیم صاحب ولد محبوب خان صاحب کا پونا میں دوران علاج آج 12 ڈسمبر کو کچھ دیر قبل انتقال ہوا ہے۔ اللہ پاک مرحوم کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ نماز جنازہ کل 13 ڈسمبر کو صبح 10 بجے مسجد خواجگان نظام کالونی ناندیڑ میں ادا کی جائے گی اور تدفین اُسی سے متصل قبرستان میں عمل میں آئیگی۔

سلیم جہانگیر کو ریاستی جنرل سکریٹری کا عہدہ تفویض
پنکجا تائی منڈے نے سونپی بڑی ذمہ داری

بیڑ 12 دسمبر (بذریعہ سراج آرزو) آنجہانی بی جے پی لیڈر گوپی ناتھ راو منڈے کے یوم پیدائش پر بی جے پی کی قومی سکریٹری پنکجا تائی منڈے نے سلیم جہانگیر کو بی جے پی اقلیتی مورچہ کے ریاستی جنرل سکریٹری کا عہدہ سونپا ہے۔ بیڑ ضلع بی جے پی کے رہنما اور اقلیتی مورچہ کے علاقائی نائب صدر سلیم جہانگیر کو ریاست کا علاقائی جنرل سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نیشنل کی تجویز پر پارٹی تنظیم سازی سمیت پارٹی کے کاموں میں ان کے تعاون کا نوٹس لیتے ہوئے سکریٹری پنکجا تائی منڈے اور بیڑ ضلع کے ایم پی ڈاکٹر پریتم تائی منڈے کی قیادت میں پارٹی نے یہ ذمہ داری سلیم جہانگیر کو سونپی ہے۔ آنجہانی بی جے پی لیڈر گوپی ناتھ راؤ جی منڈے کے یوم پیدائش پر پنکجا تائی اور پریتم تائی نے سلیم جہانگیر جیسے عام کارکنوں کو یہ عظیم ذمہ داری سونپی ہے۔ پنکجا تائی نے ایک طرح سے سلیم جہانگیر کو اقلیتی محاذ کے ذریعے ریاست کی قیادت کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ بی جے پی کی قومی سکریٹری پنکجا تائی منڈے نے سلیم جہانگیر کو ان کی تقرری پر مبارکباد دی۔ سلیم جہانگیر کو اس انتخاب پر ہر سطح سے مبارکباد دی جارہی ہے۔

کیرالہ کے گورنر عارف محمد خان کو وزیر اعلیٰ سے خطرہ! نقصان پہنچانے کی سازش کرنے کا الزام عائد کیا

تروانت پورم: کیرالہ کے گورنر عارف محمد خان ایک سرکاری تقریب میں شرکت کے بعد واپس ا?تے ہوئے ایس ایف ا?ئی کے کارکنوں کی طرف سے ان کے قافلے کو روکے جانے کے بعد غصے میں ا? گئے اور انہوں نے وزیر اعلیٰ پنارائی وجین پر شدید حملہ کرتے ہوئے ان پر جسمانی طور پر نقصان پہنچانے کی سازش کا الزام لگایا۔ گورنر نے کہا، ''وزیر اعلیٰ مجھے جسمانی طور پر نقصان پہنچانے کی سازش رچ رہے ہیں، جیسا کہ انہوں نے کنور میں کیا تھا۔ ایس ایف ا?ئی کے کارکن وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر مجھے جسمانی طور پر نقصان پہنچانے کے لیے ا?ئے تھے۔ جب وزیر اعلیٰ اس سازش کا حصہ ہیں تو یہ پولیس کیا کر سکتی ہے۔''

ڈاکٹر شنکراؤ چوہان گورنمنٹ میڈیکل کالج میں
امراض جلد اور اینڈو کرائنولوجی کے شعبہ کی توسیع

ناندیڑ: 12/ڈسمبر (ورق تازہ نیوز) ڈاکٹر شنکراؤ چوہان گورنمنٹ میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل وشنو پوری ناندیڑ میں ڈرمیٹولوجی (امراض جلد) اور اینڈو کرائنولوجی (خفیہ امراض) کے شعبہ کی توسیع اور نئے آؤٹ پیشنٹ ڈپارٹمنٹ کا افتتاح حال ہی میں کلکٹر ابھیجیت راوت نے کیا تھا۔ اس موقع پر ڈاکٹر پی۔ ڈی جوشی پاٹوڈیکر، ڈین ڈاکٹر ایس آر واکوڈے، میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر گنیش مانورکر، شعبہ ڈرمیٹالوجی اینڈ اینڈو کرائنالوجی پرہلاد راٹھوڈ کے ساتھ ساتھ کالج کے ماتحت تمام شعبہ جات کے سربراہ اور ناندیڑ کے مشہور ماہر امراض جلد اور ماہر امراض نسواں، تمام سینئر رہائشی اور جونیئر رہائشی موجود تھے۔ اس وقت ڈرمیٹولوجی اور اینڈو کرائنولوجی کے شعبہ میں ڈاکٹر پروفیسر پرہلاد راٹھوڈ، اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر۔ پرینکا کنوج، ڈاکٹر ساکشی، سینئر ریذیڈنٹ ڈاکٹر۔ اشونی، ڈاکٹر امیت، ڈاکٹر انکیتا، ڈاکٹر پلوی، ڈاکٹر دیپکا، جونیئر ریذیڈنٹ- 2 ڈاکٹر۔ روپالی، ڈاکٹر پرہار، ڈاکٹر راجکمار، ڈاکٹر جیوتی، ڈاکٹر پرنیتھا، جونیئر رہائشی - 1 ڈاکٹر سندیش، اور رجسٹرار ڈاکٹر سدھیندرا اور دیگر کام کر رہے ہیں۔ ڈرمیٹولوجی اور اینڈو کرائنولوجی ڈیپارٹمنٹ میں 2022 سے ہر سال ایم ڈی کی 5 آسامیاں بھری جاتی ہیں۔ محکمہ کے آؤٹ پیشنٹ ڈیپارٹمنٹ میں روزانہ اوسطاً 150 سے 200 مریض علاج کے لیے آتے ہیں۔ محکمہ کے تمام ڈاکٹر علاج کے لیے آنے والے مریضوں کو فوری خدمات فراہم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مریضوں کو ضرورت کے مطابق داخلی وارڈ میں داخل کیا جاتا ہے اور اس کے مطابق علاج کیا جاتا ہے۔ ڈرمیٹولوجی اور اینڈو کرائنولوجی ڈیپارٹمنٹ میں ایک نیا آؤٹ پیشنٹ یونٹ ڈرمیٹولوجی، خوبصورتی کے امراض، جینیاتی امراض اور جذام کا علاج فراہم کرتا ہے۔ محکمہ بالوں کے امراض کے لیے پی آر پی، حسن کے امراض کے لیے الیکٹرو کاوٹری، کیمیائی چھلکے، ڈرما رولر، MNRF، لیزر (FRAC. ، YAG ND CO2) کی سہولیات سب کے لیے انتہائی کم نرخوں پر فراہم کرتا ہے۔ مخفی مریضوں کے لیے، ہم ان کی بیماریوں کی تشخیص کرتے ہیں اور انہیں STIs کے لیے مشاورت فراہم کرتے ہیں۔ کیڑے مکوڑے مفت فراہم کیے جاتے ہیں۔ جذام کے مریضوں کی بیماری کی تشخیص کے بعد انہیں بیماری کے مطابق ایم ڈی ٹی دیا جاتا ہے۔ چھالوں کے پیکٹ مفت فراہم کیے جاتے ہیں اور کمیونٹی میں جذام کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کرنے اور ان کی کونسلنگ کر کے ان کی زندگیوں کو آسان بنانے کے لیے رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔

نیشنل انرجی کنزرویشن ڈے اور ہفتہ منانے کی ہدایات

ناندیڑ: 12/ڈسمبر (ورق تازہ نیوز) ضلعی انتظامیہ نے ضلع کے تمام دفاتر کو 14 دسمبر کو توانائی کے تحفظ کا قومی دن اور 14 سے 20 دسمبر تک توانائی کے تحفظ کا ہفتہ منانے کی ہدایت کی ہے۔ توانائی کے تحفظ کے دن اور ہفتہ مناتے ہوئے توانائی کے تحفظ کا عہد کیا جائے۔ نیز مختلف ذرائع ابلاغ کے ذریعے عوام میں آگاہی پیدا کی جائے، توانائی کے تحفظ کے موضوع کے تحت اسکول کی سطح پر مضمون نویسی اور پینٹنگ مقابلے کا انعقاد کیا جائے۔ یہ ہفتہ توانائی کے تحفظ کے ایکٹ کے تحت صنعت کی رہنمائی والے صارفین کے ذریعہ منایا جائے گا۔ اس کے علاوہ ضلعی انتظامیہ نے اس ہفتے کے دوران مختلف شعبوں کے لیے آگاہی پروگرام کر کے انرجی ڈے اور ہفتہ منانے کی بھی ہدایات دیں۔

ریڈی اور مجلس کے ارکان اسمبلی کی ملاقات

حیدرآباد: تلنگانہ کے چیف منسٹر اے ریونت ریڈی نے آج مجلس کے ارکان اسمبلی سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات ڈاکٹر بی آر امبیڈکر تلنگانہ سکریٹریٹ میں ہوئی جہاں انہوں نے پرانے شہر حیدرآباد کے ارکان اسمبلی کے ساتھ اولڈ سٹی کے ترقیاتی کاموں پر تبادلہ خیال کیا۔

اپ گریڈ ہیڈ ماسٹر کی تقرری کے لئے قومی اردو شکشک کرمچاری سنگھ ہاراشٹر کی نمائندگی

ناندیڑ: (پریس ریلیز) 12 ڈسمبر: ناندیڑ ضلع پریشد شعبہ تعلیم کی جانب سے ضلع پریشد کے تمام ہی پرائمری اسکولوں میں اپگریڈ ہیڈ ماسٹر کی تقرری ترقیاتی بنیادوں پر کی گئی لیکن اردو کے صرف ایک اسکول کو ہی صدر مدرس دیا گیا۔ جبکہ ضلع پریشد اردو پرائمری اسکول نئی آبادی حمایت نگر، اردو پرائمری اسکول نئی آبادی اردھاپور، اردو پرائمری اسکول کوٹ بازار قندھار، اردو پرائمری اسکول نسواں قندھار، اردو پرائمری اسکول نیرلی ناندیڑ پر اپگریڈ ہیڈ ماسٹر کی جگہ تقرری عمل میں نہیں لائی گئی نیز ضلع پریشد ہائی اسکولس، حمایت نگر، اردھاپور، حدگاوں، تامسہ میں پچھلے کئی سالوں سے ہائی اسکول ٹیچر کی پوسٹ خالی ہیں۔ اس صورتحال سے ضلع کے چیف ایگزیکٹو آفیسر اور ایجوکیشن آفیسر کو قومی اردو شکشک کرمچاری سنگھ- مہاراشٹر کی جانب سے ڈپٹی سی۔ ای۔ او سے ملاقات کرتے ہوئے محضر پیش کیا گیا اور صورتحال سے آگاہی فراہم کی گئی۔ اس موقع سے ریاستی صدر- مہاراشٹر عابد خان حمید خان، ضلع ناندیڑ کے فعال معلمین جناب عبد اعلی سر، جناب اسماعیل عرف جاوید سر، الطاف سر موجود تھے۔

جموں وکشمیر میں خواتین کو ریزرویشن دینے کا بل لوک سبھا میں منظور

نئی دہلی: لوک سبھا نے منگل کو جموں وکشمیر اسمبلی میں خواتین کو دو تہائی ریزرویشن دینے والے بل کو صوتی ووٹ سے منظور کر لیا۔ وزیر مملکت برائے داخلہ نتیانند رائے نے جموں وکشمیر تنظیم نو (دوسری ترمیم) بل 2023 اور یونین ٹیریٹری ایڈمنسٹریشن (ترمیمی) بل 2023 پر بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ خواتین کے ساتھ صدیوں سے ناانصافی ہوتی رہی ہے۔ لیکن وزیر اعظم کی قیادت میں وزیر نریندر مودی کی حکومت میں خواتین کو مسلسل عزت مل رہی ہے۔ اسی سلسلے میں یہ بل جموں وکشمیر کی خواتین کو عزت دینے کے لیے لایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر میں خواتین کو ریزرویشن دینے کے لیے یہ بل لانا ضروری تھا اور اسی مقصد کے لیے حکومت یہ بل پارلیمنٹ میں لائی ہے۔ اس بل کا مقصد جموں وکشمیر اسمبلی میں خواتین کو دو تہائی ریزرویشن دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ا?رٹیکل 370 ہٹائے جانے کے بعد جموں وکشمیر کی صورتحال میں بڑے پیمانے پر بہتری ا?ئی ہے اور خواتین کو بااختیار بنانے کو فروغ ملا ہے۔ رائے نے کہا، ''اپوزیشن لیڈر پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر- پی او کے کے حوالے سے حکومت پر الزام لگا رہے تھے کہ وزیر داخلہ امت شاہ نے ایک بار بھی یہ نہیں کہا کہ پی او کے ہمارا ہے لیکن سچ یہ ہے کہ شاہ اس بارے میں بار ہا کہہ چکے ہیں کہ پی او کے ہمارا ہے۔

پربھنی ضلع کا خبرنامہ

ترقی یافتہ بھارت سنکلپ یاترا کے ذریعے سرکاری اسکیموں کی بیداری

پربھنی: مرکزی حکومت کی طرف سے تیار کی گئی بھارت سنکلپ یاترا مختلف اسکیموں کے فائدے پسماندہ لوگوں تک پہنچانے کے مقصد سے تیار کی گئی ہے جو مختلف اسکیموں کے تحت اہل ہیں لیکن فوائد حاصل نہیں کر پاتے ہیں۔ 24 نومبر 2023 سے 26 جنوری 2024 کے دوران مہم کا اہتمام کیا گیا ہے۔ سنکلپ یاترا کے ذریعے ضلع کی تمام گرام پنچایتوں میں جا کر جن غیر مراعات یافتہ شہریوں کو فائدہ نہیں ملا ہے، انہیں مرکز اور ریاست کی مختلف اسکیموں کا فائدہ دیا جائے گا، اور ان کے ناموں کا اندراج کیا جائے گا۔ ضلع کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے نے کہا ہے کہ اس سنکلپ یاترا کے ذریعہ شہریوں کو فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔ اس ترقی یافتہ بھارت سنکلپ یاترا کے ذریعے ضلع کے دیہی علاقوں کے لوگوں کو آیوشمان بھارت، پی ایم غریب کلیان فوڈ یوجنا، دن دیال انتیودیا یوجنا، پی ایم آواس یوجنا، پی ایم اجولا یوجنا، پی ایم وشوکرما، پی ایم کسان سمان، کسان کریڈٹ کارڈ دیا جائے گا۔ (کے سی سی)، پی ایم پوشن ابھیان، ہر گھر جل- جل جیون مشن، سمستوم، جن دھن یوجنا، جیون جیوتی بیمہ یوجنا، تحفظ بیمہ یوجنا، اٹل پنشن یوجنا، پیم پرنم اور نینو کھاد کے فوائد دستیاب ہوں گے۔ کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے نے کہا ہے کہ شہریوں کو اس سنکلپ یاترا کے ذریعہ مرکزی حکومت کی اس فلاحی اسکیم سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ (News No 667)

کیپٹن فاطمہ وسیم سیاچن میں تعینات ہونے والی پہلی خاتون میڈیکل آفیسر بن گئیں

نئی دہلی: ہندوستانی فوج کی کیپٹن فاطمہ وسیم پہلی خاتون میڈیکل ا?فیسر بن گئی ہیں جنہیں سیاچن گلیشیئر کے ایک ا?پریشنل پوسٹ پر تعینات کیا گیا ہے۔ یہ دنیا کا سب سے اونچا محاذ جنگ ہے جہاں موسمی حالات بد سے بدتر رہتے ہیں۔ انڈین ا?رمی کے فائر اینڈ فیوری کارپس نے منگل 12 دسمبر کو یہ بات بتائی۔ وہ لداخ کے مرکزی علاقے میں سیاچن گلیشیئر پر تعینات ہونے والی دوسری خاتون میڈیکل ا?فیسر ہیں تاہم کسی ا?پریشنل پوسٹ پر تعینات ہونے والی پہلی خاتون میڈیکل ا?فیسر ہیں۔ ہندوستانی فوج کے فائر اینڈ فیوری کارپس نے اس بات کا اعلان سوشل میڈیا پر کیا جب کہ فوج میں صنفی شمولیت کو فروغ دینے میں کیپٹن فاطمہ وسیم کی تعیناتی کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے بتایا گیا کہ فاطمہ وسیم پہلی خاتون میڈیکل ا?فیسر ہیں جنہیں سیاچن گلیشیئر جیسے بلند ترین محاذ جنگ کے کسی ا?پریشنل پوسٹ پر تعینات کیا گیا ہے۔ فائر اینڈ فیوری کارپس نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ سیاچن واریئرز کی کیپٹن فاطمہ وسیم نے سیاچن گلیشیئر پر ا?پریشنل پوسٹ پر تعینات ہونے والی پہلی خاتون میڈیکل ا?فیسر بن کر تاریخ رقم کر دی ہے۔ فائر اینڈ فیوری کارپس نے مزید بتایا کہ انہیں سیاچن بیاٹل اسکول میں سخت تربیت کے بعد 15,200 فٹ کی بلندی پر ایک پوسٹ پر شامل کیا گیا ہے جو ان کے ناقابل تسخیر جذبے اور اعلیٰ حوصلہ کا عکاس ہے۔ اس ماہ کے شروع میں کیپٹن گیتیکا کول سیاچن میں تعینات ہونے والی ہندوستانی فوج کی پہلی خاتون میڈیکل ا?فیسر بن گئی تھیں۔ سیاچن، شمالی ہمالیہ میں واقع ہے اور اپنی سٹریٹجک اہمیت، سخت ا?ب وہوا اور متقاضی خطوں کی وجہ سے چیلنجز سے بھرپور مانا جاتا ہے۔

اکبر اویسی نے سابق چیف منسٹر کے سی آر کی عیادت کی

حیدرا?باد: کل ہند مجلس اتحاد المسلمین کے رکن اسمبلی حلقہ چندرائن گٹہ اکبر الدین اویسی نے ا?ج یشودا ہاسپٹل سوماجی گوڑہ پہنچ کر سابق سی ایم کے چندر شیکھر راو? کی عیادت کی اور ان کی صحت کے بارے میں واقفیت حاصل کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ اُمید کرتے ہیں کہ سی ایم کے سی ا?ر جلد صحت یاب ہو کر عوام کی خدمت کرنے کے لئے ا?ئیں گے۔ قبل ازیں اکبر الدین اویسی نے کارگزار صدر بی ا?ر ایس کے تارک راما راو? سے گفتگو کر کے سابق سی ایم کے سی ا?ر کی صحت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ سابق سی ایم کے سی ا?ر چند یوم قبل ان کے فام ہاو?س کے باتھ روم میں گر گئے تھے جس کے باعث ان کے کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا تھا۔

مکان کرائے سے دینا ہے

Flats Available For Rent (2BHK) 2ndFloor

Spacious Room & Hall-24/7Hr Water-Borewell & Municipality Connection - Separate Meter - CC Cameras - Free Wifi (Complimentary)

Require religious & decent family only

(Rent **7500**)-/Fix. (Two months deposit.)

Address: SNo.163, PlotNo.176, Mohammadiya Colony, Osman-E-Ghani) Rz (Masjid, Backside Afghan Medical, MaltekadiRoad, DegloorNaka. Nanded.

Contact 8421021993/9730588366

CHANGE IN NAME

My old name is ZOHEER which now I am changing as New Named ZOHAIR FAKRUDDIN BOHRI Hence forth my all corresponence will be done as per my New name. Please consider the same.

Address : 4-3-271, Md.Ali Road, Itwara, Nanded-431604. Mob. 9860050459

CHANGE IN NAME

My old name is BURHANUDDIN which now I am changing as New Named BURHANUDDIN FAKRUDDIN BOHRI Hence forth my all corresponence will be done as per my New name. Please consider the same.

Address : 4-3-271, Md.Ali Road, Itwara, Nanded-431604. Mob. 9860050459

ہر اتوار کو مریضوں کا مفت معائنہ

اگر آپ کو نسوں کی کمزوری، عدم اطمینان، اسپرم کی کمی، بانجھ پن ہے تو ملیں

ڈاکٹر اے۔ ایچ۔ شیخ

نوجیون آیورویدک ڈسپنسری (دواخانہ)

سینٹرل بس اسٹینڈ کے سامنے، ہوٹل میزا کے قریب، اورنگ آباد

(0240) 2350042/ 9021111549

www.drshaikhah.in

लोकप्रभात☆९४२२७३४०६२

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, Ismail Market, Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229, Badi Dargah, Gadipura, Nanded-431604. Editor: Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market, Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔